احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 4

منگل 23 جنوری 2007ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 23 جنوری 2007ء 3 محرم 1428 ہجری 23 صلح 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 18

خدا کا عاشق

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے تیس چالیس کے قریب آیات پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب اذا صلی قاعدا حدیث نمبر:1052)

رحمٰن خدا رحمت، مہربانی اور عنایت احسان کے طور پر کرتا ہے

احسانات کا شکر ادا کرتے ہوئے خدا کے آگے جھکنا چاہئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمی رشتوں کو توڑے گا میں بھی اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جنوری 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورہ یٰسین کی آیت نمبر 12 کی تلاوت کرتے ہوئے رحمٰن خدا کی جلوہ آرائیوں کا ذکر فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے نے براہ راست نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اپنے رحمٰن ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ خدا کے رحمٰن ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کی رحمت، مہربانی اور عنایت احسان کے طور پر ہوتی ہے اور وہ بلا تمیز مذہب، قوم، ملت، رنگ اور نسل کے ہر ایک کو اپنے احسان کا فیض پہنچا رہا ہے اس نے ہر ایک جاندار کو مناسب حال سیرت وصورت بخشی۔ جس قسم کی بناوٹ کی ضرورت تھی اسی طرح کا جسم عطا فرمایا۔ اسی طرح بقا کیلئے جو ضروری تھا وہ سب کچھ مہیا فرمایا۔ بلکہ انسانوں کی پیدائش سے بھی ہزاروں برس قبل ہر قسم کی ضروریات کو پورا کیا۔ جہاں مادی ضرورتوں کا خیال رکھا وہاں روحانی ضروریات کیلئے بھی خود ہی انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا اور خود تعلیم دے کر روحانی ضروریات کو بھی پورا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت میں ہر چیز کو لگایا۔ اسے اشرف المخلوقات بنایا۔ اس احسان کا تقاضا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنے۔ اس کی نعمتوں اور احسانات پر شکر کرتے ہوئے اس کے آگے جھکے۔ نیک اعمال کی طرف توجہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے جو نصائح اپنی تعلیمات میں کی ہیں۔ ان پر عمل کریں اور یہ بھی خدا کا احسان ہے کہ عمل کے بعد وہ مزید احسانات کرتا ہے۔ لیکن اس فیض سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ خدا کا خوف دل میں ہو۔ اگر دنیا کا خوف زیادہ ہے اور خدا کا خوف کم ہے تو یہ شیطان کی عبادت ہے اور رحمٰن خدا سے تعلق توڑنا ہے۔ اکثریت خدا سے دور ہو گئی ہے۔ آپ خدائے رحمٰن سے تعلق قائم کریں اور خدا کے شکر گزار بندے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شکر کا ایک طریق یہ بھی ہے اور رحمٰن خدا کے فیض سے استفادہ کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کا پیغام دوسروں تک پہنچائیں۔ خدا تعالیٰ نے جو انعامات اپنی تعلیمات اور نصائح کے نتیجے میں نازل کئے ہیں۔ ان کو دوسروں تک پہنچائیں۔ وہ جو خدا سے تعلق توڑ چکے ہیں۔ انہیں خدا کی طرف بلائیں۔ ان کا درد دل میں پیدا کریں۔ آنحضرت ﷺ نے سب سے زیادہ اس درد کو محسوس کیا۔ اس قدر کہ خدا تعالیٰ نے خود اعتراف کیا کہ کہیں ان لوگوں کے ہدایت سے دور جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد تجھے تکلیف نہ پہنچائے۔ یہ رحمۃ للعالمین ہونے کا تقاضا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب انسان خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کی نافرمانی کرتا ہے اور کوئی تعلق قائم نہیں رکھتا۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی دوسری صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ انسان نافرمانی کا مرتکب ہو کر اور شرارتوں میں بڑھ کر خدا تعالیٰ کے عذاب کا مورد بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ لیکن جب انسان شیطان کی جھولی میں گر رہا ہو تو پھر جبار اور قہار خدا نیچے آتا ہے اور زمینی، آسمانی آفات کے ذریعہ پکڑتا ہے۔ آجکل انسان کے ہاتھوں بھی انسانیت پر ظلم ہو رہے ہیں اور زلزلے اور دوسری آفات بھی نازل ہو رہی ہیں۔ ان سے بچنے کا ذریعہ یہی ہے کہ ندامت توبہ اور استغفار کرتے ہوئے گناہوں، نافرمانیوں کو چھوڑ دیا جائے اگر ایسا کریں گے تو خدا معاف کر دیتا ہے۔ حضور انور نے اس حدیث کا ذکر فرمایا جس میں بیان ہے کہ ایک عورت اپنا بچہ تلاش کر رہی تھی اور بچوں کو سینے سے لگاتی تھی تو رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا اس مادر مہربان سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ وہ بندے کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔ گزشتہ جمعہ میں نے بیت برلن کا ذکر کیا تھا کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس پہ جو جرمنی سے باہر کی عورتیں ہیں ان کا بھی خیال ہے کہ کیونکہ یہ اس زمانے میں حضرت مصلح موعود نے قادیان اور ہندوستان کے ذمہ یہ کام کیا تھا۔ جن میں سے بیشتر کی پاکستان اور باہر کے دوسرے ممالک میں ان کی اولادیں ہیں۔ اس لئے ان کو ثواب پہنچانے اور ہمیں بھی ثواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں بھی اس کی اجازت دی جائے کہ ہم بھی اس میں حصہ لے سکیں۔ تو بہر حال عام تحریک تو میں نہیں کرتا لیکن یہ اجازت ہے کہ اگر کوئی احمدی عورت یا بچی اس مد میں چندہ اپنی خوشی سے دینا چاہیں تو بے شک دے دیں کوئی روک نہیں ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی بھی اس پہ کوئی اعتراض نہیں کرے گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس بیت کی تعمیر مکمل کروا دے کیونکہ مخالفت ابھی بھی زوروں پر ہے۔

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امرتسر کے Escort Hospital میں مختلف ٹیسٹوں کے بعد واپس قادیان تشریف لا چکے ہیں۔ الحمدللہ

پراسٹیٹ گلینڈ گریڈ II تک بڑھا ہوا ہے انشاء اللہ امید ہے ادویات سے ہی اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ Echo سے پتہ چلا ہے کہ دل کی بھی پرابلم ہے۔ بعد میں مزید ٹیسٹ ہو سکیں گے۔ Indoscopy وغیرہ ٹیسٹ کیلئے پھر جانا ہوگا۔ احباب کرام سے محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان برائے انتخاب

(برائے 2007 تا 2010ء)

جماعت ہائے پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت احمدیہ پاکستان کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2007ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ سہ سالہ ٹرم از یکم جولائی 2007ء تا 2010ء کیلئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد کروائے جانے کی درخواست ہے۔ براہ مہربانی 15 مارچ 2007ء تک تمام عہدیداران کے انتخاب کروا کر دفتر نظارت علیاء میں بھجوا دیئے جائیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوری بھجوائی جا سکے۔

نیز اس بات کا خاص التزام کیا جائے کہ انتخاب عہدیداران قواعد کے مطابق ہوں تاکہ قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ امراء مقامی وصدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ یا مجلس انتخاب کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جن کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ زیادہ بہتر صورت یہ ہوگی کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ، معلمین کرام، انسپکٹر مال آمد اور امیر صاحب ضلع یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

گیمبیا میں عیدالفطر کے موقع پر مستحقین میں نقدی اور پارچات پر مشتمل تحائف کی تقسیم

رپورٹ: سید سعید الحسن صاحب مربی سلسلہ گیمبیا

اللہ کے فضل سے 2006ء میں گیمبیا میں عیدالفطر بڑے جوش و جذبہ سے منائی گئی۔ عیدالفطر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کو کئی طرح کی خدمت انسانیت کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیدالفطر کے موقعہ پر ازراہ شفقت غربا اور ضرورت مندوں کے لئے تحائف بھجوائے جو نقدی اور مختلف اشیاء پر مشتمل تھے۔ جماعت نے یہ تحائف دل کھول کر ضرورت مندوں میں تقسیم کئے اس موقعہ پر بعض جذباتی مناظر بھی دیکھنے میں آئے۔ ایک وفد نے جب ایک ضرورت مند سفید پوش غیر از جماعت کو حضور کا عطا کردہ تحفہ جو نقدی پر مشتمل تھا دیا اور بتایا کہ ہمارے خلیفہ نے آپ کے لئے یہ تحفہ بھجوایا ہے تو وہ بے اختیار رو پڑا۔ اور اس نے بتایا کہ اس عید پر اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور اس کے بچے ضد کرتے تھے کہ ابّا ہمیں کپڑے لے کر دو اور وہ بچوں کو بتا بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے کپڑے کہاں سے لائے اس لئے وہ بچوں کو تو کہتا کہ کوئی بات نہیں لیکن سوچتا تھا کہ اب کیا کرے سوائے اللہ کے آگے رونے کے تو اب اللہ نے آپ لوگوں کو رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیجا ہے۔ آپ اپنے خلیفہ صاحب کو میرا سلام اور شکریہ پہنچا دیں۔ اسی طرح کا واقعہ جیل میں بھی ہوا جب ہمارا وفد ان میں عیدی تقسیم کرنے گیا تو کئی قیدیوں نے کہا کہ ہمیں آپ کا انتظار تھا کیونکہ صرف احمدی ہی ہیں جو اس موقعہ پر ہماری خبر گیری کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ گیمبیا میں جماعت احمدیہ کو ''احمدیہ،، کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ بہت سارے قیدیوں نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ جیل سے باہر آ کر ہم بھی اچھے کام کریں اور آپ کی طرح بن جائیں۔ عید کے موقعہ پر دونوں مرکزی جیلوں اور ملک کی دیگر جیلوں میں عید کے تحائف جیل کے عملہ اور قیدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ بانجل، بیام، فرافینی، جارج ٹاؤن، بارا اور صوما ہسپتالوں میں مریضوں کو بھی عیدی دی گئی۔

اسی طرح بانجل میں واقع ذہنی معذوروں کے ادارہ میں تمام مریضوں کو اور ٹی۔ بی سنٹر میں بھی تحائف تقسیم کئے گئے۔

اسی طرح گیمبیا کے ایک علاقے ،،نیامیا،، جو پانچ گاؤں پر مشتمل ہے میں دو سو خاندان گذشتہ جون میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے متاثر ہو گئے تھے ان میں عید کے تحائف جو نقدی، پارچات اور راشن پر مشتمل تھے تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر ڈویژنل کمشنر اور پانچ گاؤں کے ''الکالو'' یعنی نمبردار بھی موجود تھے اور انہوں نے اس خدمت کو خوب سراہا۔ عید کی خوشیوں میں تمام سفید پوشوں سمیت نو مبائعین کو بھی شریک کیا گیا۔ بانجل میں عید کا سب سے بڑا اجتماع مرکزی جگہ بیت السلام میں ہوا جہاں خاکسار نے نماز عید پڑھائی خطبہ عید میں خاکسار نے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ عید کو ایک میلے کے طور پر مت منائیں بلکہ وہ پیغام سمجھیں جو روزوں میں اور روزوں کے بعد عید منانے میں ہے۔ خطبہ عید میں خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عید مبارک اور ملک کی امن و سلامتی اور ترقی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ گیمبیا کے رہنے والے ہر شخص تک پہنچ گیا۔ اس جگہ ہزاروں احمدیوں نے عید کی نماز ادا کی یاد رہے کہ بیت السلام بہت بڑی بیت ہے لیکن اس دفعہ عید ادا کرنے والوں کا اتنا بڑا جم غفیر تھا کہ شاید آئندہ کچھ زائد بندوبست کرنا پڑے۔ عید کا خطبہ نیشنل ٹی۔ وی اور نیشنل ریڈیو سمیت مختلف پرائیویٹ چینلز نے بھی اسی دن دکھایا۔

عید والے دن مکرم امیر صاحب گیمبیا بابا۔ ایف تراولے وفد کے ہمراہ صدر مملکت عزت مآب الحاج ڈاکٹر یحیٰی جامع کو عید مبارک دینے گئے امیر صاحب نے صدر مملکت کو انتخابات میں کامیابی پر مبارک باد دی نیز اے۔ یو۔ کانفرنس کے کامیاب انعقاد کو تاریخی کامیابی قرار دیا۔ اور ملک میں امن سلامتی اور ترقی کے لئے دعا کی۔ صدر مملکت نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ یاد رہے کہ گیمبیا کی روایت ہے کہ عید کے موقعہ پر تمام جماعتوں کے نمائندوں کو صدر مملکت ایوان صدر میں مدعو کرتے ہیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عاجزانہ خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے شیریں ثمرات و برکات سے نوازے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 8 دسمبر 2006ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ناظمین انصار اللہ متوجہ ہوں

(وقف عارضی کی قابل قدر مساعی)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقف عارضی کی تحریک میں ذوق و شوق سے شریک ہو رہے ہیں۔ سال 2006ء میں جن اضلاع نے ٹارگٹ کے مطابق فارم نظارت تعلیم القرآن میں بھجوائے ان کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے اور دعا کے لئے فہرست شامل اشاعت ہے۔

جھنگ، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، حافظ آباد، سرگودھا، راجن پور، سکھر، لاڑکانہ، نواب شاہ، سانگھڑ، لودھراں،

ان تمام اضلاع کے ناظمین علاقہ کو بھی مبارکباد نئے سال کے ٹارگٹ سب کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ کرم شروع سال سے ہی ان کے حصول کیلئے معین پروگرام بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان)

ولادت

۞ محترم خالد محمود کاہلوں صاحب آف دارالعلوم غربی صادق تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بڑے بیٹے مکرم ساجد محمود کاہلوں صاحب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 29 نومبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حارث محمود عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم محمد یونس رائے صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دین کا سچا خادم ثابت ہو۔ آمین

تصحیح

۞ مکرم مقبول احمد ظفر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ روزنامہ الفضل 19 جنوری 2007ء کے اخبار میں میری ہمشیرہ مکرمہ مبارکہ نیرہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان چھپا ہے جس میں غلطی سے دسمبر 2006ء کی بجائے جنوری 2007ء کی تاریخ لکھی گئی ہے۔ درست تاریخیں اس طرح ہیں 18 دسمبر 2006ء کو نکاح کا اعلان ہوا اور 21 دسمبر 2006ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

طلبہ۔ والدین اور سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

۞ جو طلباء و طالبات آئندہ زندگی میں کمپیوٹر سائنس، انجینئرنگ، میڈیکل، بزنس ایڈمنسٹریشن، کامرس، لاء وغیرہ میں جانے کی خواہش رکھتے ہیں ان سے، ان کے والدین اور سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ جماعت میں قائم ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کے لوکل چیپٹرز کے عہدیداران سے رابطہ کریں اور ادارہ جات، فیلڈز اور مستقبل کے حوالہ سے مواقع کے بارہ میں معلومات حاصل کریں تا کہ عمدہ Planning کی جا سکے۔ مندرجہ بالا دونوں ایسوسی ایشنز بہت Active ہیں اور جو بھی مشورہ ان کی طرف سے دیا جائے گا وہ انشاء اللہ بہت عمدہ اور برکت والا ہوگا۔ سیکرٹریان تعلیم ضلع سے درخواست ہے کہ وہ عہدیداران سے مستقل رابطہ رکھیں اور طلبہ کو ان سے رابطہ میں مدد کریں۔

۞ میٹرک کے بعد طلباء و طالبات کالج میں داخلہ کیلئے مختلف گروپس کا چناؤ کرتے ہیں اس سلسلہ میں میڈیکل کالج یا فارمیسی میں داخلہ حاصل کرنے کیلئے F.Sc میں بیالوجی پڑھنا لازمی ہے اس کے علاوہ آئندہ انجینئرنگ میں داخلہ کے علاوہ مزید میدان بھی نظر میں ہوں تو زیادہ بہتر ہے کہ پری انجینئرنگ گروپ (فزکس، میتھ، کیمسٹری) کا انتخاب کیا جائے۔ F.Sc میں کمپیوٹر سائنس رکھنے والے آئندہ کمپیوٹر سائنس اور اکاؤنٹنگ میں تو جا سکتے ہیں لیکن انجینئرنگ کا رخ نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ طلبہ جن کے ذہن میں آئندہ زیادہ فیلڈز ہوں ان کیلئے پری انجینئرنگ گروپ اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۞ سیکرٹریان تعلیم اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ضلع کی ماہوار کارگزاری رپورٹ باقاعدگی سے نظارت ہذا کو ارسال کرتے رہیں تا کہ طلبہ کے مسائل Share کر کے ان کو حل کرنے کی کوشش کی جا سکے۔

تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان دنوں میں خاص طور پر ان احمدی طلباء و طالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو امتحانات دے رہے ہیں اور مختلف ادارہ جات میں داخلہ کیلئے Apply کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں میں برکت عطا فرمائے اور یہ طلبہ اپنے خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے مفید وجود ثابت ہوں۔ آمین (نظارت تعلیم)

درخت لگا کر ماحول کو آلودگی سے بچائیں

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

تمام دوسرے ربوں سے نجات حاصل کرتے ہوئے صرف رب العالمین کے سامنے جھکنا ہوگا اور اس کی تسبیح اور حمد کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہوں گی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ یکم دسمبر 2006ء (یکم فتح 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ المومن کی آیت 67 کی تلاوت کی اور فرمایا:-

گزشتہ خطبے میں صفت ربّ کا ذکر کرتے ہوئے مَیں نے بعض آیات پیش کی تھیں جن میں اللہ تعالیٰ کے ان حکموں پر توجہ دلائی گئی تھی جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو میری عبادت کی طرف توجہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ اپنے انجام کے تم خود ذمہ دار ہو گے۔ اللہ فرماتا ہے کہ دیکھو مَیں تمہیں واضح طور پر بتا چکا ہوں کہ تمہارا خدا ایک واحد و یگانہ خدا ہے جو تمہارا رب ہے اور جو رَبَّنَا کی آواز پر دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے۔ پھر صرف ضرورت کے وقت لگائی ہوئی تمہاری صداؤں اور دعاؤں کا ہی کیا ذکر ہے، تمہارے مانگے بغیر ہی تمہارے دنیاوی آرام و آسائش کے لئے، تمہارے سکون کے لئے رات اور دن بنا کر ہر ایک انسان پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے، اور ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اس احسان کے بدلے میں ایک مومن بندے سے سوائے شکر کے جذبات کے کسی اور اظہار کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے ایک مومن سے کسی دوسرے اظہار کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ پس اس شکر گزاری کے جذبات کے نتیجہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب ہے اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے اور کبھی کوئی ایسا موقع نہ آئے جب تم شیطان کے بہکاوے میں آ جاؤ۔ اس لئے ہوش کرو اور ہمیشہ اُن نعمتوں کو یاد کرتے رہو جن میں زمین و آسمان اور اس کے اندر اور درمیان کی کائنات کی ہر چیز شامل ہے اور جس میں اس نے تمہاری بقا کے سامان مہیا کئے ہوئے ہیں۔

پھر تمہاری جسمانی ساخت ہے، تمہارے قویٰ ہیں، تمہارے اعضاء ہیں، تمہاری اچھی شکلیں ہیں، تمہارے کھانے پینے اور اوڑھنے پہننے کے لئے بے شمار رزق اور نعمتوں کی قسمیں تمہیں مہیا کی ہیں۔ دیکھیں **فصلوں میں سے ہی اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا ربّ ہے، ہمارے لئے مختلف قسم کی چیزیں مہیا فرمائی ہیں، کھانے کے لئے خوراک کا بھی انتظام ہے جس کی بے شمار قسمیں ہیں، پینے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ کی نباتات میں سے ہی مہیا ہو جاتے ہیں، تن ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا انتظام ہے وہ بھی فصل میں سے مہیا ہو جاتا ہے۔**

پھر خشکی اور تری کے پرندے اور جانور ہیں، اُن میں بھی اللہ تعالیٰ نے کھانے کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ سمندر کے پانی کے اندر رہنے والی چیزوں میں بھی، سمندر کے اوپر بھی، پانی کے اوپر رہنے والے پرندوں میں سے بھی اور خشکی میں رہنے والے پرندوں اور جانوروں میں سے بھی۔ پھر ان میں سے کھانے کے سامان کے ساتھ ساتھ ہماری زندگیوں کے لئے پینے کے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں۔ سردی گرمی سے بچانے کے لئے بھی جانوروں میں سے سامان مہیا فرمایا اور سواری کے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں۔ خوبصورت لباس مہیا کرنے کے لئے ہمارے ربّ نے ایک کیڑے کو اس کام پر لگایا ہوا ہے جو محنت کرتا ہے اور ہمارے لئے اچھا ریشم مہیا کرتا ہے، جس کو پہن کر اکثر لوگ بجائے شکر گزاری کے جذبات کے اس کو اپنے لئے بڑائی اور تفاخر کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

پھر اس زمانے میں اگر جانوروں کو سواری کے استعمال کے لئے متروک کیا یا کم استعمال میں آئے تو زمین سے ایک ایسی توانائی مہیا کر دی جس کی مدد سے زمین کے سفر بھی آسان ہو گئے ہیں، سمندر کے سفر بھی آسان ہو گئے ہیں، فضاؤں کو بھی اس کی مدد سے انسان نے مسخر کر لیا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمین و آسمان کی جو نعمتیں مہیا فرمائی ہیں، زمین و آسمان کی جو چیزیں ہمارے ربّ نے ہماری خدمت کے لئے لگائی ہوئی ہیں یہ بے شمار ہیں جن کے نام لیتے چلے جائیں تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی۔

افسوس ہے کہ انسانوں کی اکثریت اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کی بجائے کہ کن کن انعامات سے اس نے انسان کو نوازا ہے، اللہ تعالیٰ سے جو ربُّ العالمین ہے منہ موڑ رہی ہے۔ لیکن یہ چیز ایک احمدی سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اُس کا شکر گزار بنتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے طریق پر اس کی عبادت کی جائے۔ نظر دوڑا کر دیکھ لیں، غور کر کے دیکھ لیں، ہمیں صرف اور صرف وہی ایک ربّ نظر آئے گا جو قرآن کریم نے ہمیں دکھایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی طرف رہنمائی فرمائی ہے یہی وہ ربّ ہے جو ہمیں یہ ساری نعمتیں مہیا فرما رہا ہے جو ربُّ العالمین ہے۔

پس وہی ہے جو یہ سب نعمتیں دینے کی وجہ سے تعریف کا حقدار ہے اور عبادت کے لائق ہے نہ کہ چھوٹے چھوٹے ربّ جو انسان نے بنائے ہوئے ہیں کہ ان کی طرف توجہ کی جائے جو کچھ بھی دینے کی طاقت نہیں رکھتے اور جن کو اپنے آپ کو بچانے اور سنبھالنے کے لئے دوسروں کی مدد کی ضرورت ہے۔ پس ان سب باتوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تعلیم اتار کر یہ اعلان کروا دیا، جیسا کہ مَیں نے پہلے تلاوت میں کہا تھا (-) کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ مَیں اُن کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، کسی اور کے آگے جھکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سیدھا راستہ دکھائے جانے کے بعد یہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ مَیں نافرمانوں میں شامل ہو جاؤں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھ چکا ہوں جو میرے ایمان کو مضبوطی بخشتے ہیں۔ پس مَیں اللہ کے حکم سے یہ اعلان کرتا ہوں (-) کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ مَیں تمام جہانوں کے ربّ کا کامل فرمانبردار ہو جاؤں۔ مَیں ناشکر گزار لوگوں کی طرح، ربّ کی پہچان نہ کرنے والے لوگوں کی طرح، غیر اللہ کی طرف نہیں جھک سکتا۔ اتنے روشن نشانوں اور اپنے ربّ کے اتنے احسانوں کے بعد سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مَیں کسی اور کی عبادت کروں۔

پس اب ہمارے قدم اسی ربُّ العالمین کی عبادت کی طرف بڑھیں گے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد بے یار و مددگار اور بغیر کسی راہنما کے نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس زمانے میں بھی ...... پیشگوئی اور اپنے وعدے کے مطابق ہماری حالت زار کو دیکھتے ہوئے ایک منادی کو اتار دیا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ ہماری مادی اور ظاہری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی ربوبیت کے جلوے دکھا رہا ہے وہاں مسیح و مہدی موعود کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی غذا کا بھی انتظام فرما دیا۔ ہمیں اپنی طرف آنے والے راستوں کی نشاندہی بھی کر دی

ہے اور رہنمائی کرنے کے لئے ایک رہنما بھی عطا فرمادیا ہے۔ ہم اُس رہنما کو ماننے والے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا ہے جو ایمان کی طرف منادی کررہا تھا، جو تیری طرف سے بھیجا ہوا تھا اور ہم اس کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں، تیرے اس انعام کی ہم قدر کررہے ہیں اور تجھ سے ہی دعا مانگتے ہیں کہ اب ایمان میں بھی ہمیں کامل رکھنا۔ ایک ذی شعور انسان، ایک عقل مند انسان، ایک مومن جو اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ کر ایمان لایا ہے، جس کی رہنمائی فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، وہ یہ سب کچھ دیکھ کر اس بات کا نہیں سوچ سکتا کہ اپنے ربّ کا کامل فرمانبردار نہ بنے۔

پس احمدی کا یہ اعلان ہے اور ہونا چاہئے کہ ہم تو اپنے ربّ کے حکم کے مطابق جو ربّ العالمین ہے اس کے تمام حکموں پر عمل کرتے ہوئے کامل فرمانبرداری سے اس کے آگے جھکتے ہیں اور اس کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ (-) (آل عمران:194) کہ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری تمام برائیاں دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔ ہم عاجزی سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اب جبکہ ہم نے اس امام کو مان لیا ہے، تیرے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کررہے ہیں، ہماری یہ دعا قبول فرما کہ ہم اب کبھی کسی قسم کی برائیوں میں نہ پڑیں، کسی بھی قسم کی غلطیوں کا ارتکاب ہم سے نہ ہو، ہمیشہ گناہوں سے بچتے رہیں، پس اے ہمارے خدا تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں ہر قسم کی برائیوں سے بچائے رکھ، جب ہمارا واپسی کا وقت آئے، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے تو ہم میں سے ہر ایک کا شمار ان لوگوں میں سے ہو جو نیک لوگ ہیں، ہمارا شمار ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ایمانوں کو درست اور قوی کیا، اپنے ایمانوں کو ہمیشہ دنیا کے گند اور گرد و غبار سے بچائے رکھا۔ لیکن یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہماری دعاؤں کے ساتھ ہمارے عمل مطابقت نہیں رکھتے ہوں گے تو پھر ہماری فرمانبرداری کبھی کامل فرمانبرداری نہیں کہلاسکتی اور جب کامل فرمانبرداری نہ ہو تو پھر دعا بھی نہیں رہتی بلکہ ہمارے منہ سے نکلے ہوئے کھوکھلے الفاظ ہوتے ہیں۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ منادی کی آواز سن کر ہم جو اعلان کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم تجھے گواہ بنا رہے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، کیا ہمارا یہ اعلان حقیقت پر مبنی ہے؟ کیا یہ کامل فرمانبرداری والا ایمان ہے؟ کیا ہم نے سچائی کو سمجھتے ہوئے اپنے ربّ کو گواہ بنا کر اس کو پکارا ہے؟ یا ماحول کے زیر اثر یہ آواز لگائی ہے، یہ صدا دی ہے اور ہمیں صفت رب کا صحیح طرح فہم و ادراک نہیں ہے اور یہ پکار صرف زبانی جمع خرچ ہے، کھوکھلا دعویٰ ہے۔ یہ کھوکھلا نعرہ ہمارے کسی کام نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی طور پر اس روح کو سمجھنے کی توفیق دے جو اس دعا کے پیچھے ہونی چاہئے، اپنے ربّ کو پکارتے ہوئے ہمیں اپنے اندر ایک درد کی کیفیت محسوس ہو، ہم اپنے ربّ کو درد سے پکار کر اپنے آپ کو نیکوں میں شامل کرنے کی درخواست کررہے ہوں، اللہ سے یہ دعا مانگ رہے ہوں کہ ہمیں حقیقی نیک بنادے۔ پھر یہ بھی جائزے لینے ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں اور ہم کس حد تک آپ کی خواہشات پر آپ کی تعلیم پر عمل کررہے ہیں۔

جب ہم اپنے ربّ سے نیکیوں پر چلنے اور اس پر قائم رہنے کے لئے دعا مانگتے ہیں تو اس نظر سے کہ وہ ربّ العالمین ہے اور ہمارے ربّ کے احکامات تمام زمین و آسمان پر لاگو ہیں۔ ہمارے ربّ کی تعلیم یورپ کے لئے بھی ہے اور امریکہ کے لئے بھی ہے، ایشیا کے لئے بھی ہے اور جزائر کے لئے بھی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے لئے بھی ہے۔ اس کرّہ ارض کے لئے بھی ہے اور تمام زمین و آسمان اور کائنات کے لئے بھی، تمام کائنات اس کے تصرف میں ہے۔ جہاں بھی انسان موجود ہے یا آئندہ جب کبھی وہاں پہنچے گا تو ہمارے ربّ کے تمام حکم اس پر لاگو ہوں گے۔

اتنی وضاحت میں اس لئے کررہا ہوں کہ میں جب خطبے یا تقریر میں کوئی بات کرتا ہوں تو بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت صرف اس جگہ کے لئے ہے جہاں خطاب ہورہا ہے۔ ایک احمدی کا یہ رویہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ کسی بھی احمدی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ **میں جس ملک میں خطبہ یا تقریر میں کوئی بات کروں جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے حوالے سے ہے تو وہ صرف اسی ملک کے لئے ہے۔ بلکہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ سب اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔** جب ہم یہ سمجھیں گے تو تبھی ہم میں یک رنگی پیدا ہوگی اور تبھی ہم ایک ربّ العالمین کے ماننے والے کہلاسکیں گے۔

گزشتہ دنوں میں ایک خطبہ میں نے عائلی تعلقات، گھریلو، میاں بیوی کے تعلقات اور ساس بہو کے تعلقات پر دیا تھا، پھر لجنہ اماء اللہ U.K. کے اجتماع پر پردے کے بارے میں عورتوں کو توجہ دلائی تھی اور اس پر زور دیا تھا تو سنا ہے کہ بعض ملکوں میں بعض عورتیں اور مرد یہ پوچھتے ہیں یا آپس میں باتیں کررہے ہیں کہ کیا یہ باتیں جن پر توجہ دلائی گئی ہے صرف U.K. کے لئے ہیں یا ہم سب اس کے مخاطب ہیں۔

پہلے وقتوں میں تو شاید بعض خاص جگہوں کے لئے بعض باتیں کہی جاتی ہوں لیکن اب تو دنیا ہر جگہ قریبی رابطے ہونے کی وجہ سے ایک ہوگئی ہے اس لئے برائیاں بھی تقریباً مشترک ہوچکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمیں MTA کی نعمت سے نوازا ہے تاکہ اس ربّ، جو ربّ العالمین ہے کی تعلیم سے ہٹنے والوں کو فوری طور پر توجہ دلائی جاسکے۔ اگر ایک جگہ برائی پھیل رہی ہے تو نیکی بھی فوری طور پر اس جگہ پہنچ جانی چاہئے۔ **پس ہر احمدی جہاں کہیں بھی ہو، اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ (-) یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے ربّ کا کامل فرمانبردار ہوجاؤں، کا مخاطب ہے تو پھر وہ باتیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں بتائی ہیں، جو میں نے اپنے خطبے اور تقریر میں بیان کی ہیں اور جو مختلف وقتوں میں بیان کرتا ہوں وہ دنیا میں ہر جگہ کے احمدی کے لئے ہیں۔ اس لئے عمل نہ کرنے کے بہانے تلاش نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ہر ایک کو اس کا مخاطب سمجھنا چاہئے۔** جب کامل اطاعت اور فرمانبرداری اور اللہ کے حکموں پر عمل کرنے اور اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی تو تبھی ہم اپنے ربّ کو مخاطب کرکے نیکوں کے ساتھ وفات کے وقت شامل ہونے کی دعا کررہے ہوں گے، یہ دعا کررہے ہوں گے کہ اے اللہ ہمیں اپنے تمام احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما تاکہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو کامل فرمانبردار ہوں اور صرف تیری عبادت کرنے والے ہوں اور جو (-) (الفجر:30-31) کے انعام کے حاصل کرنے والے ہوں۔

ایک مومن کا کام تو یہ ہے کہ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے ایمان لانے کے بعد، یہ اعلان کرنے کے بعد کہ میں ایمان لے آیا، (-) (النمل:20) (کہ اے میرے رب تو مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر کی ہے) کی دعا مانگتے ہوئے اس اللہ کے شکر گزار ہوں، اپنے ربّ کے شکر گزار ہوں جس نے ہم پر یہ فضل فرمایا ہے کہ ایمان کی توفیق بخشی۔ اور پھر اس کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف ہونی چاہئے اور ہمیں یہ دعا کرنے والے ہونا چاہئے کہ (-) (النمل:20) کہ اے میرے ربّ ان نیک اعمال بجالانے کی مجھے توفیق دے جو تجھے پسند ہوں اور پھر اس کے نتیجہ میں تو ہمیں اپنی رحمت میں سمیٹتے ہوئے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

پس نیک نیتی سے یہ دعا کرنے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے...... کا انعام حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس جب ہم اپنے ربّ سے دعائیں مانگتے ہیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں سکھائی ہیں تو ضروری ہے کہ اس کے لوازمات بھی پورے کئے جائیں اور یہ لوازمات جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے اعمال صالحہ ہیں۔ پس یہ کہنا کہ یہ خطبہ فلاں کے لئے ہے اور یہ تقریر فلاں کے لئے ہے، اپنے آپ کو اپنی دعاؤں سے محروم کرنے والی بات ہے۔ ایک طرف تو ہم کہیں کہ ہم اپنے ربّ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں اپنا قریب ترین مقام عطا فرما لیکن دوسری طرف ہم کہیں کہ دعا تو یہی ہے لیکن یہ دعا ہم اپنی شرائط پر مانگنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں بھی کہیں یہ طریق نہیں کہ مانگنے والے کہیں کہ مجھے دو بھی اور دو بھی میری شرطوں کے مطابق۔ ایسے شخص کو دنیا پاگل کے علاوہ اور کیا کہے گی؟ ایسے شخص کو بیوقوف سمجھا جائے گا۔ لیکن دنیاوی معاملات میں بعض اوقات ہو بھی جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں کسی نے مجھے لکھا کہ میرا رشتہ نہیں ہوتا، نظارت رشتہ ناطہ پاکستان تعاون نہیں کرتا۔ جب میں نے رپورٹ لی تو پتہ لگا کہ رشتے تو کئی تجویز کئے ہیں لیکن پسند نہیں آئے اور وجہ یہ تھی کہ لڑکے نے کہا کہ رشتہ میری شرط کے مطابق ہونا چاہئے۔ خود یہ صاحب میٹرک پاس ہیں، تعلیم معمولی ہے اور شرط یہ تھی کہ لڑکی پڑھی لکھی ہو، ایم اے ہو اور کام کرتی ہو، کما کے لانے والی ہو، شادی پر مجھے مکان بھی ملے، دس بیس لاکھ روپیہ نقد بھی ملے، میرا خرچ بھی اٹھائے اور پھر یہ کہ

صرف خرچ ہی نہ اٹھائے بلکہ مجھے کام کرنے کے لئے نہ سسرال والے اور نہ ہی لڑکی کچھ کہے، جب مرضی ہو کام کروں یا نہ کروں۔ تو ایسے شخص کو ذہنی مریض کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ایسے رشتوں اور ایسے لڑکوں پر تو رشتہ ناطہ کو توجہ ہی نہیں دینی چاہئے تھی (پتہ نہیں کیوں وہ تجویز کرتے رہے)، کیونکہ اگر ایسے لوگوں سے ہی واسطہ رہا تو رشتے ناطے کا عملہ بھی کہیں ذہنی مریض نہ بن جائے۔ افسوس ہے کہ خیر کا مطالبہ تو ہوتا ہے لیکن ایسا کوئی بھی نہیں کرتا۔ لیکن عملی صورت بعض جگہ اس طرح نظر آ جاتی ہے کہ شادی کے وقت تو کچھ نہیں کہتے اور کوئی شرط نہیں لگاتے لیکن شادی کے بعد عملی رویّہ یہی ہو جاتا ہے، بعضوں کی شکایات آتی ہیں۔ لڑکی والوں سے غلط قسم کے مطالبے کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر مرضی کا جواب نہ ملے اور مطالبات پورے نہ ہوں تو پھر لڑائی جھگڑے اور فساد اور لڑکیوں کو طعنے وغیرہ ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی عقل دے اور رحم کرے۔ پس ایک بے وقوف اور ظالم کے علاوہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہوتا ہے، (کیونکہ انسانوں کی طرح اللہ تعالیٰ پر ظلم تو کوئی نہیں کر سکتا) ایسا شخص کوئی ایسی بات کرتا ہے تو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے علاوہ جس کو اپنے ربّ کی صفت ربوبیت کا کوئی فہم و ادراک نہیں ہے جس کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے ربّ نے ہم پر کیا کیا احسان کئے ہوئے ہیں اور ہم پر احسان کرتے ہوئے جو احکامات دیئے ہیں ان پر عمل کر کے ہم ان دعاؤں سے فیض پا سکتے ہیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں سکھائی ہیں، اس کے بغیر نہیں۔

تو ایک دعا جو سورۃ الشعراء کی تین آیات ہیں اس میں یہ سکھائی ہے کہ (-) (الشعراء: 84 تا 86) کہ اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر اور میرے لئے بعد میں آنے والے لوگوں میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

پس ایسے لوگ جو اپنے ربّ کی پہچان نہیں رکھتے اور عقل سے عاری ہیں ان کی باتیں سن کر یہی دعا ہے جو ہمارے لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے ربّ سے عقل کی اور حکمت کی اور صحیح باتوں کو اختیار کرنے کی اور ان پر قائم رہنے کی دعا مانگنی چاہئے اور پھر اس کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ رہنی چاہئے جس کی اللہ تعالیٰ نے بارہا ہمیں تلقین فرمائی ہے، بارہا ہمیں توجہ دلائی ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے علاوہ نیک لوگوں میں شامل ہونے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے، ان لوگوں میں شامل ہونے کا جو سچائی پر ہمیشہ قائم رہے، جنہوں نے سچ بات کہی، شرک اور جھوٹ کے خلاف جہاد کر کے حقوق اللہ بھی قائم کئے اور حقوق العباد بھی قائم کئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں پھیلانے والے اور سچ کہنے والے بنے، جن کو ہمیشہ اُن کی نیکیوں کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے اور پیچھے رہنے والے لوگوں میں بھی ان کی نیکیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے تذکرے ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کی دعا قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں جنت کی نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ پس سچائی کو قائم رکھنے اور سچوں میں شمار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ صحیح تعلیم اور حکمت پر قائم رہنے کی دعا کرتے رہیں۔ انبیاء کا دائرہ وسیع ہوتا ہے وہ اس دائرے میں اپنے ربّ سے مانگتے ہیں اور ہر مومن کا دائرہ ہر ایک کی اپنی استطاعت کے مطابق ہوتا ہے، اُن صلاحیتوں کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو عطا کی ہیں۔ **لیکن سچائی کا بنیادی سبب ہمیشہ ہر ایک کو پیش نظر رہنا چاہئے تاکہ زندگی میں بھی اور بعد میں بھی سچوں میں ہی ذکر ہو اور ان کا سچوں میں ہی شمار ہو۔ پس اس پہلو سے بھی ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو، کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے جو سچائی کے خلاف ہو۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے تاکہ اپنے ربّ کے احسانوں کا شکر ادا کر سکے اور اس کے انعاموں کا وارث بن سکے۔** ملازمت کرنے والا ہے یا کوئی بھی کام کرنے والا ہے تو محنت اور ایمانداری سے کام کرے، لوگوں سے معاملات ہیں تو ان کے حقوق کا خیال رکھے۔ جماعتی ذمہ داریاں ہیں، چاہے اعزازی خدمت کی صورت میں ہے یا وقف زندگی کارکن کی صورت میں ہے ان میں کبھی کسی قسم کی سُستی یا سچائی سے ہٹی ہوئی بات سامنے نہ لائے۔ ہر ایک شام کو اپنا جائزہ لے تاکہ پتہ لگے کہ کس حد تک صدق پر قائم ہے، ضمیر گواہی دے کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور راتیں بھی اس بات کی گواہی دیں کہ تقویٰ سے رات بسر کی۔ اگر دن اور رات میں ہماری سچائی اور تقویٰ کے معیار رہے تو کامیابی ہے لیکن اگر معیار گر رہے ہیں تو اس دعا کے حوالے سے کہ ہم نے آنے والے منادی کو سنا، منادی کو مانا یہ بات غلط ہو جائے گی، یہ جھوٹ ہے، اپنے نفس سے بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ جو ہمارا ربّ ہے اس سے بھی دھوکہ ہے۔ پس رَبَّنَا کی صدا تب قبولیت کا درجہ رکھتی ہے جب سچے دل کے ساتھ تمام احکامات اور عہد بیعت پر قائم رہنے کی کوشش ہو۔ انسان کمزور ہے، غلطیاں کرتا ہے لیکن ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا (شاید گزشتہ خطبے میں یا اس سے پہلے) کہ ہمارا ربّ اتنا مہربان ہے کہ اُس نے ہمیں بخشنے کے لئے ہمیں استغفار کے طریقے بھی سکھائے ہیں تاکہ ہم خالص ہو کر اس کے حضور جھکیں۔ اور اس کے حضور خالص ہو کر کی گئی استغفار کو اللہ تعالیٰ قبولیت کا درجہ دیتا ہے اور اسے قبول فرماتا ہے۔

فرماتا ہے (-) (القصص: 17) اس نے کہا اے میرے رب یقیناً مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش، تو اس نے اسے بخش دیا یقیناً وہی ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو یہ جو دُعا یہاں بیان کی گئی ہے یہ قصّہ کہانی کے طور پر نہیں لکھی گئی۔ بلکہ اس لئے بتائی ہے کہ اگر تم خالص ہو کر اپنے ربّ سے مانگو تو وہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔ پس جب دل سے دعا نکلے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی سے ایسا سلوک فرمائے اور ہر احمدی اپنے ربّ کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کے بعد ہمیشہ اس حکم کا مصداق بن جائے اور اس پر عمل کرنے والا ہو (-) (الحجر: 99) یعنی اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔

پس یاد رکھیں جب اس زمانے کے پکارنے والے اور مسیح و مہدی کی آواز کو سنا ہے تو تمام دوسرے ربّوں سے نجات حاصل کرتے ہوئے صرف اور صرف ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو ربُّ العالمین ہے کے سامنے جھکنا ہوگا اور اس کی تسبیح کرتے ہوئے اور اس کی حمد کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہوں گی۔ ہمیں وہ سجدہ کرنا ہوگا جس کی اس زمانے کے امام نے ہمیں پہچان کروائی ہے۔ وہ سجدہ جو صرف اور صرف ربُّ العالمین کے دَر پر کیا جاتا ہے کیونکہ وہی ایک ربّ ہے اور اس کے علاوہ کوئی ربّ نہیں جو کسی مومن کے دل میں بستا ہو یا کسی احمدی کے دل میں بس سکتا ہو۔ پس ایک احمدی کی توجہ ہر وقت اُس ربّ کے آگے جھکے رہنے کی طرف ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:

''دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اُس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہیں''۔ بہت سے ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ ربّ کی جمع ہے۔ ''اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حُسن یا مال یا دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے، تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دل سوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصلی اور حقیقی ربّ تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدقِ دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں، تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔

غرض بجز اس کے خدا کو اپنا ربّ بنانا مشکل ہے جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔ بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں

گزارا ہی مشکل ہے''۔اس کے بغیر گزارا نہیں۔ ''بعض چوری وراہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں ہے۔سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آ سکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس دَر کے نہ ہو۔اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔غرض (-) ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے ربّ کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ، ہیچ ہیں''۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 مورخہ 24/مارچ 1903ء صفحہ 9-10۔
ملفوظات جلد سوم صفحہ 144-145 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے رب کی پہچان کروائے اور صرف اور صرف وہی ذات ہو جس کے آگے ہم سب سجدہ کرنے والے ہوں۔

Editorial

Daily Times, Wednesday, November 22, 2006

ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ

ہمارا سلوک......ایک المیہ

ڈاکٹر عبدالسلام (1926-1996ء) کو وفات پائے دس سال ہوگئے۔وہ 1979ء میں نوبیل انعام حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی تھے۔لیکن وہ یہ انعام حاصل کرنے والے آخری پاکستانی بھی ہوسکتے ہیں اگر ہم اپنے ملک کو ایسی ہی باقی دنیا کو خوف زدہ کرنے والی ڈگر پر چلاتے رہے۔بحیثیت مجموعی ہمارا مزاج تو سائنسی تحقیق کی بجائے تسلیم شدہ حقائق کی جانب جھکاؤ رکھتا ہے۔پھر بھی اگر ہم کبھی ذاتی ذہانت واہلیت کا غیر معمولی مظاہرہ کر ہی بیٹھے تو دنیا اس قدر خوف زدہ ہو چکی ہوگی کہ وہ کبھی ہمیں انعامات سے نہیں نوازے گی۔

عبدالسلام 1926ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں انہوں نے پنجاب کی تاریخ میں سب سے زیادہ نمبر لے کر میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ سارا شہر ان کے استقبال کے لئے اُمڈ آیا۔انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم کے لئے سکالرشپ حاصل کیا اور 1946ء میں ایم۔اے کیا۔اسی سال ان کو سینٹ جان کالج کیمبرج کے لئے سکالرشپ مل گیا۔ جہاں سے انہوں نے 1949ء میں ریاضی اور طبعیات میں ڈبل فرسٹ ڈویژن کے ساتھ بی۔اے (آنرز) کی ڈگری لی۔1950ء میں ان کو طبعیات کے مضمون میں ڈاکٹریٹ سے پہلے کے درجے میں اعلیٰ ترین کامیابی کے صلے میں کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے سمتھ پرائز ملا۔انہوں نے کیمبرج ہی سے تھیوریٹیکل فزکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ان کا مقالہ جو 1951ء میں شائع ہوا وہ کوانٹم الیکٹرو ڈائنامکس کے میدان میں بنیادی اہمیت کا حامل تھا اور اس کی وجہ سے ان کو بین الاقوامی سطح پر پذیرائی ملی۔

1954ء میں ڈاکٹر سلام اپنے آبائی ملک سے کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرر کی آسامی پر تقرر کے لئے روانہ ہوئے۔ پاکستانی سیاست دانوں کے ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے سے پہلے وہ پاکستان توانائی کمیشن اور سائینٹفک کمیشن آف پاکستان کے ممبر تھے۔ اور 1961ء سے 1974ء تک صدر پاکستان کے چیف سائنسی مشیر تھے۔پاکستان کا خلائی تحقیق کا ادارہ سپارکو ان کی تخلیق تھی۔جس کی موجودہ حالت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2004ء میں اس ادارہ کے شیعہ کارکنان کے ایک گروپ کو فرقہ وارانہ دہشت گردوں نے ہلاک کر دیا تھا۔حکومت کی اوٹ پٹانگ پالیسیوں کی وجہ سے ڈاکٹر سلام کی طرح بہت سے نہایت قابل شیعہ ڈاکٹر ملک چھوڑنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

پاکستان نے کئی سال پہلے ڈاکٹر سلام کی یاد میں ڈاک کا ایک ٹکٹ جاری کیا تھا۔لیکن بات ہمیں سرگوشی کے انداز میں کرنی چاہئے۔ایسا نہ ہو کہ حکومت پر اس ٹکٹ کو منسوخ کرنے کے لئے دباؤ بڑھ جائے یہ حقیقت ہے کہ ان کی مادرِ علمی گورنمنٹ کالج لاہور نے جو کہ اب ایک یونیورسٹی بن چکی ہے۔ایک لمبے عرصہ کے جہالت کے غلبے کے بعد اب چند غیر اہم قسم کی ڈیپارٹمنٹس اور تعلیمی شعبوں کو ڈاکٹر سلام کے نام کے ساتھ منسوب کر دیا ہے۔لیکن پاکستان کو اب اپنی غلطی کا احساس کر لینا چاہئے۔ کیونکہ اس نے اپنے عظیم ترین سائنس دان کے ساتھ بدسلوکی کی۔

مرد وفا

وہ جو تھا ایک مردِ وفا شہر میں
سایہ سایہ تھی جس کی دعا شہر میں

وہ جو مہکا چمن در چمن کُو بہ کُو
وہ جو تھا مثلِ بادِ صبا شہر میں

وہ نفس در نفس دھڑکنوں کی صدا
جس کو کہتے تھے دردِ آشنا شہر میں

وہ خلائق کو درس وفا دے گیا
اک حسیں مہرباں دلربا شہر میں

دل کے ظلمت کدے جن سے روشن ہوئے
چار سُو جن کی پھیلی ضیا شہر میں

وہ حوادث میں سینہ سپر ہو گیا
جس کو کہتے تھے مردِ خدا شہر میں

وہ جو فرقت کے شعلوں میں جلتا رہا
دے گیا درس صبر و رضا شہر میں

کس نے لوٹے ہیں رونق کے وہ سلسلے
آ گئی ہے کہاں سے بلا شہر میں

ان کے جانے سے صابرؔ کہے برملا
دل نے دیکھی ہے اک کربلا شہر میں

ملک منیر احمد ریحان صابر

5

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بیت برلن کا سنگ بنیاد، حضور انور کا خطاب، برلن کا تعارف اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب

یکم جنوری 2007ء

آج نئے سال کا پہلا روز ہے۔ اپنے خالق حقیقی کو بھلا کر دنیا کی رنگ رلیوں میں کھو جانے والی اقوام نے حسب عادت بارود پٹاخوں کے دھماکوں میں شوروغوغا کرتے ہوئے شراب و کباب میں مست ہو کر 31 دسمبر کی رات بارہ بجے نئے سال کا رسمی اور روایتی انداز میں آغاز کیا اور پھر رات گئے تک اپنی انہیں کارروائیوں میں مدہوش رہنے کے بعد تھک ہار کر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ عطا فرمائے تا یہ اپنے پیدا کرنے والے کے احسانوں کا ادراک کر کے اس کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔

دوسری طرف خدائے واحد و یگانہ کی توحید کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا عزم رکھنے والی، حضرت مسیح موعود کی بیعت کی سعادت پانے والی جماعت نے اپنے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بدولت نئے سال کی شروعات خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی توحید کے اعلان سے کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب معمول صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لئے تشریف لائے اور بیت السبوح میں موجود حاضرین کو نئے سال کی پہلی نماز پڑھائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی بیت السبوح سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کی طرف روانگی کا پروگرام ہے۔ جرمنی میں خدمت کی توفیق پانے والے احباب کی مختلف ٹیمیں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کے لئے بیت السبوح کی لابی میں جمع ہیں۔ حضور انور دس بجکر پچاس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور حفاظت خاص جرمنی، انتظام رہائش جرمنی، ایم ٹی اے جرمنی اور وقار عمل کی ٹیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

برلن روانگی

گیارہ بجے حضور انور باہر تشریف لائے تو جرمنی کے دور ونزدیک سے حضور انور کو الوداع کرنے کے لئے آنے والے مرد وزن اور بچے قطاریں بنا کر اپنے آقا کے دیدار کے لئے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام احباب کے قریب سے گزرتے ہوئے سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور اپنی گاڑی کے قریب تشریف لا کر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد قافلہ اپنی منزل کی طرف آٹوبان نمبر 661، 5، 7، 4، 9، 10، 115، 100 اور 111 پر 331 میل کا لمبا سفر طے کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

جرمنی سے مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر نائب امیر، مکرم محمد زبیر خلیل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم محمد یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری اور خدام الاحمدیہ جرمنی کی عمومی اور حفاظت خاص کی ٹیمیں چار کاروں میں حضور انور کے اس قافلہ کی معیت کی سعادت پا رہے ہیں۔

راستہ میں کہیں کہیں بلند پہاڑوں پر پرانے قلعوں کی عمارتیں اس قوم کی جنگی تاریخ کا نقشہ پیش کرتی نظر آتی ہیں۔ سڑک کے اطراف پر دور جدید کے تقاضوں کے مطابق بنے ہوئے رہائشی علاقوں میں مکانات کی ترتیب اور بناوٹ قوم کے نظم و نسق کا منہ بولتا ثبوت پیش کرتی ہے نیز گھروں کے بیچوں بیچ پختہ سڑکیں اور رہائشی علاقہ کے اختتام پر ترتیب کے ساتھ کھیت کھلیان عجیب حسن بکھیر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر Eisenach (آئزن آخ) کے شہر سے گزرا جو مشرقی و مغربی جرمنی کی تقسیم کے وقت مشرقی جرمنی کا سرحدی شہر تھا۔ اس شہر کی آبادی دور تک پھیلی نظر آتی ہے۔

پچیس منٹ کی مزید مسافت طے کرنے کے بعد حضور انور کا قافلہ ایک بجکر پانچ منٹ پر آٹوبان سے اتر کر پانچ منٹ کی مسافت پر واقع Waltersleben نامی چھوٹے سے قصبہ میں داخل ہوا۔ قصبہ کے سٹی ہال کے باہر قصبہ کی میئر Kausch Karola نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں قصبہ کے تعارف پر مشتمل کتاب اور اس علاقہ کا ایک پودا پیش کیا۔ حضور انور کے اس قصبہ کو اپنی آمد کا شرف بخشنے پر میئر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے مقام اور آپ کے کام کا مجھے پوری طرح ادراک ہے کہ آپ دنیا میں امن اور محبت پھیلانے والی ہستی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا نسخہ دیتے ہوئے ان کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور انہیں نئے سال اور کرسمس کی مبارکباد دی۔

تین سو افراد کی آبادی والے اس چھوٹے سے قصبہ کے ٹاؤن ہال میں جرمنی کی جماعت نے نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا، کھانا مکرم محمد ابراہیم صاحب کے ہاں تیار ہوا تھا جو قصبہ سے پندرہ کلومیٹر کی مسافت پر Erfurt (ارفورٹ) شہر میں مقیم ہیں۔ مکرم ابراہیم صاحب خود اور ان کے اہل خانہ ضیافت ٹیم کے ساتھ اس انتظام و انصرام میں شامل تھے۔ Erfurt وہی شہر ہے جس میں جرمنی کی تیسری یونیورسٹی قائم کی گئی اور اسی میں Protastant فرقہ کا بانی Martin Luther زیر تعلیم رہا۔

Waltersleben کا ٹاؤن ہال 1930ء میں بطور چرچ تعمیر ہوا تھا لیکن اب اس قصبہ کے کمیونٹی سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی میئر کا دفتر ہے۔

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور کے باہر تشریف لانے پر مکرم محمد ابراہیم صاحب کی فیملی اور ضیافت کی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی اور اڑھائی بجے قافلہ کی یہاں سے روانگی ہوئی۔ ساڑھے تین بجے ایک پٹرول پمپ پر رک کر گاڑیوں میں پٹرول بھروایا گیا۔

کیمیکلز اور Jena Optics کیمروں کی فیکٹریوں کی بناء پر معروف شہر Jena، کتابوں کی بہت بڑی نمائش کی بناء پر معروف شہر Leipzig، جس میں جماعت احمدیہ کا بھی سٹال لگتا ہے اور جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے لوگ جماعت سے بہت اچھی طرح متعارف ہیں اور اس بات کے اقراری ہیں کہ جماعت احمدیہ نے انہیں دین کی صحیح تعلیم سے روشناس کروایا ہے، نیز نازی حکومت کے دور کے گیس چیمبروں کی بناء پر معروف شہر Dessau، تاحد نظر پھیلے سرسبز کھیتوں، ونڈ ملز کے وسیع و عریض فیلڈز اور دیو قامت درختوں کے میل ہا میل پر پھیلے جنگلوں کے درمیان سے گزرتا ہوا قافلہ پانچ بجے کے قریب برلن کی حدود میں داخل ہوا اور پانچ بجکر پچیس منٹ پر قافلہ برلن کے Sorat نامی ہوٹل میں پہنچا جس کے ایک Villa میں جماعت جرمنی نے قافلہ کے قیام کا انتظام کیا تھا۔

برلن آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو جرمنی کے مرکزی عہدیداروں کے علاوہ برلن جماعت کے مقامی عہدیداروں نے حضور انور کا استقبال کیا اور دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی قیام گاہ جو اسی Villa کی دوسری منزل پہ تھی تشریف لے گئے۔

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور عارضی طور پر لئے گئے ایک ہال میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے Reinickendorf کے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں جماعت کے مرد وزن اور بچے حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے اور لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے پر مشتمل چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں لہراتے ہوئے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہہ کر اپنے آقا کا پُر جوش استقبال کر رہے تھے۔ استقبال کے لئے آنے والے ان احباب کے دلوں میں اپنے آقا کے لئے پائی جانے والی محبت و عقیدت ان کے چہروں پر نمودار ہونے والی چمک اور ان کی آنکھوں میں تیرتے خوشی کے آنسوؤں سے عیاں تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہاتھ ہلا کر ان سب کو سلام کا تحفہ عطا فرمایا اور نمازوں کی ادائیگی کے لئے ہال میں تشریف لے گئے۔

حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت کی قراءت شروع فرمائی تو چند ماہ کا ایک بچہ جو ابھی صرف رینگنا جانتا تھا، اپنی والدہ کا دامن چھڑا کر رینگتے ہوئے، دبیز پردہ اٹھا کر مردوں والے حصہ میں داخل ہوا اور دونوں نمازوں کے دوران بغیر شور کئے اپنے آقا کے دیدار اور آپ کی پُر سوز تلاوت سے اپنی معصومانہ ''فطرت'' کو مزید صیقل کرتا رہا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے برلن اور اس کے قریبی ریجنز کے احمدی احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ کچھ دیر کے لئے حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں سلام کا تحفہ عطا فرمایا۔

ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور پونے نو بجے حضور انور مذکورہ ہوٹل پہنچ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

2 جنوری 2007ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس

ہوٹل کے ایک ہال میں صبح سوا سات بجے نماز فجر پڑھائی اور پھر آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

آج کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر اور خصوصاً جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج وہ دن ہے جب خدا تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں ان دعاؤں اور تضرعات کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہے، جس کی تحریک قدرت ثانیہ کے مظہر دوئم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 2 فروری 1923ء کو ان الفاظ میں فرمائی۔

''حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے کہ زار روس کا عصا چھینا گیا ہے اور وہ آپ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور روس کا دروازہ برلن ہے اور اسی دروازہ کے ذریعہ سے روس فتح ہو سکتا ہے۔ یوں تو روس میں (دعوت الی اللہ) کرنا تو الگ رہا اس میں ہمارا گھسنا ہی مشکل ہے، اس میں (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ جرمنی ہی ہے۔ جرمنی کے ذریعہ ہم بڑی آسانی سے روس میں (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں اور عورتوں کے ہاتھ سے اس اہم پیشگوئی کا پورا ہونا ان لوگوں پر بہت اثر کرے گا''۔

حضور انور نے اس بیت الذکر کے اخراجات کی ذمہ داری احمدی خواتین پر ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

''میرا یہ منشاء ہے کہ جرمنی میں (بیت) عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں عورتوں کا یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے اس میں (احمدی) عورتوں نے جرمن ...... بھائیوں کے لئے (بیت الذکر) تیار کرائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو ...... عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے''۔

اس تحریک کے نتیجہ میں بیت کے لئے برلن کے مغربی علاقہ Charlottenburg میں قریباً ایک ایکڑ زمین پانچ ہزار روپے میں خریدی گئی اور بیت وغیرہ کی تعمیر کے لئے پینتالیس ہزار روپے کا تخمینہ لگایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہندوستان بھر اور خصوصاً قادیان کی احمدی خواتین نے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا پیٹ کاٹ کر نیز اپنے زیور، گھر کے برتن اور استعمال کی اشیاء وغیرہ فروخت کرکے پچاس ہزار روپے کی گرانقدر رقم حضور کے ارشاد کے مطابق صرف تین ماہ میں اپنے آقا کے قدموں میں پیش کرنے کی سعادت پائی۔

خدا تعالیٰ جو عالم الغیب والشہادۃ ہے، اس نے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس سے انسان ایک قدم آگے جا سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ دنیا کے حالات میں ایسا تغیر آیا کہ اس وقت اس بیت کی تعمیر عمل میں نہ آ سکی اور خواتین کی مالی قربانی سے جمع ہونے والی رقم انگلستان میں بننے والی شہرہ آفاق بیت الفضل کی تعمیر میں کام آئی۔

آج سے 84 سال قبل حضرت مصلح موعود کے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی تھی اس کی تکمیل کے لئے خدائے رحمٰن و رحیم نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کے علاقہ Heinersdorf میں بیت خدیجہ کا سنگ بنیاد رکھوانے کی سعادت پائے۔

Heinersdorf برلن کے شمالی حصہ ضلع Pankow میں واقع ہے۔ اس شہر کا ذکر تاریخ میں پہلی مرتبہ 1319ء میں ملتا ہے۔ جرمنی کے اتحاد سے قبل یہ مشرقی برلن کا حصہ تھا، اس لحاظ سے ہماری یہ بیت خدیجہ سابقہ مشرقی جرمنی کی پہلی بیت ہے۔ Pankow ضلع کی آبادی 355521 افراد پر مشتمل ہے اور یہ برلن کے 12 اضلاع میں سے سب سے زیادہ آبادی والا ضلع ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تاریخی بیت کی تقریب سنگ بنیاد میں شرکت فرمانے کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں برس رہی تھیں۔ دس بجکر دس منٹ پر قافلہ Heinersdorf کے لئے روانہ ہوا تو حضور انور کی گاڑی کو مکرم امیر صاحب جرمنی نے ڈرائیو کرنے کی سعادت پائی۔

اس علاقہ میں N.D.P پارٹی بیت کی تعمیر کے خلاف کمربستہ تھی جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2006ء میں ان کا ذکر کرکے احباب جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں نے امیر صاحب سے کہا کہ ہم انشاء اللہ جائیں گے اور اللہ مدد فرمائے گا۔ یہ سرپھروں کا جو گروپ ہے ہمارے ساتھ کیا کرلے گا؟ زیادہ سے زیادہ چند ایک پتھر پھینک دے گا۔ تو یہ چیزیں ہمارے راستے میں روک نہیں بنی چاہئیں ...... انتظامیہ کچھ فکر مند ہے۔ لیکن اگر نیک مقصد کے لئے اللہ کا گھر بنانے کے لئے، اس کی عبادت کرنے کے لئے اور اس کی عبادت کرنے والے پیدا کرنے کے لئے اور (دین) کی محبت اور امن کا پیغام پہنچانے کے لئے ہم اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کے سامنے عجز سے دعائیں مانگتے ہوئے کہ وہ قادر و توانا ہے جس نے ہمیں ہر آن آفات و مشکلات سے بچایا ہے، مدد فرمائے اور ہم اس نیک کام کو انجام دیں تو پھر انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آسانیاں پیدا فرمائے گا''۔

اسی مخالفت کی بناء پر راستہ میں جگہ جگہ پولیس کی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ قافلہ دس بجکر چون منٹ پر Heinersdorf پہنچا تو پولیس اپنی ظاہری حفاظت میں گاڑیوں کو بیت کے پلاٹ تک لے کر گئی۔ جرمنی کی جماعت نے اس پلاٹ میں تین مارکیاں لگا کر تقریب کے انعقاد کا انتظام کر رکھا تھا۔ مین مارکی میں سٹیج بنایا گیا تھا اور سٹیج کی عقبی دیوار پر ایک بڑا سا بینر آویزاں تھا جس پر سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 جلی حروف میں رقم تھیں اور ان کے نیچے جرمن زبان میں ترجمہ کے ساتھ یہ تحریر تھا کہ ''لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی کی عظیم مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی بیت خدیجہ برلن کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی بابرکت تقریب''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احمدی احباب کے علاوہ اس علاقہ کے موجود میئر، سابقہ میئر اور علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور مین مارکی میں تشریف لے گئے۔

بیت برلن کا سنگ بنیاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر دس بجکر ستاون منٹ پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ اسامہ صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن نے ان آیات کا اردو اور مکرم مصطفیٰ باؤخ صاحب نے جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کی تقریر

تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمن زبان میں استقبالیہ تقریر پیش کی جس کا اردو ترجمہ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری امور خارجہ جرمنی نے پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اس بیت کی تعمیر کی سعادت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کیا۔ بیت کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ بیت اور بیت کے تعمیری پلان کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ بیت خدیجہ ملک کے مشرقی حصہ میں بننے والی سب سے پہلی بیت ہے۔ قطعہ زمین 4780 مربع میٹر ہے جو 14 مارچ 2006ء کو خریدا گیا۔ اس پر بننے والی عمارت 500 مربع میٹر پر مشتمل ہوگی۔ جس میں مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہوں گے، جن میں دو سو پچاس افراد نماز ادا کر سکیں گے۔ بیت کے گنبد کا قطر نو میٹر اور اونچائی ساڑھے چار میٹر ہوگی جبکہ مینار کی بلندی بارہ میٹر ہوگی۔ عورتوں کے ہال کے ساتھ بچوں کے لئے ایک کمرہ تعمیر کیا جائے گا۔ نیز بچوں کے لئے ایک پبلک پارک کی تعمیر بھی منصوبہ کا حصہ ہے۔ اسی طرح بیت کی عمارت سے ملحقہ ایک اور عمارت میں امام بیت اور خادم بیت کے لئے دو رہائشی کوارٹرز تعمیر کئے جائیں گے۔

مکرم امیر صاحب نے اس بیت کے سلسلہ میں ہونے والی مخالفت اور اس کے جواب میں شہر کی انتظامیہ نیز سماجی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے ملنے والے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے شہر کے سابقہ میئر، موجودہ میئر اور دیگر سیاسی و سماجی لیڈروں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ بلا مبالغہ سینکڑوں اخبارات و رسائل اور بہت سے ریڈیو اور ٹی وی چینلز نے بیت کے بارہ میں خبریں شائع اور نشر کی ہیں، جس کے نتیجہ میں مخالفین کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات کے مناسب جواب دینے کا ہمیں موقع میسر رہا۔

مکرم امیر صاحب نے برلن کی جماعت اور خصوصاً مربی صاحب برلن اور نوجوان طبقہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں بہت فعال کردار ادا کیا ہے۔ شہر کے حکام اور سیاسی شخصیات سے روابط پیدا کرنے کے علاوہ یہ لوگ جماعت کی تاریخ اور قیام امن اور انسانی اقدار کی حفاظت کے حوالہ سے جماعت کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے۔ نیز انہوں نے اپنے مخالفین سے مل کر ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی بھی کوشش کی۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ چونکہ شہر کی انتظامیہ کے نمائندگان بھی یہاں موجود ہیں اس لئے اس موقع پر میں برلن کے باشندوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری یہ بیت علاقہ میں امن، پیار محبت اور باہمی ہم آہنگی کے لئے بہترین کردار ادا کرے گی اور کسی بھی قسم کی تکلیف اور دل آزادی کا موجب نہیں ہوگی۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ جلد از جلد بیت کی تعمیر کے مراحل مکمل ہونے، مخالفین کے دلوں کے بدلے جانے، بیت میں داخل ہونے والوں کو روحانی تسکین اور ذہنی روشنی عطا ہونے، جرمن لوگوں کی ہدایت اور دین کی حقیقی تعلیم پر کاربند ہونے اور ملک و قوم کی بھلائی کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی۔

میئر کی تقریر

شہر کے میئر نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب سے اس بیت کے کام کا آغاز ہوا ہے، لوگوں میں ایک جوش پیدا ہو گیا ہے اور لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیا نے اپنے پروگراموں میں جہاں اس بات کو دکھایا ہے کہ مذہب کی بناء پر کس طرح نفرتیں جنم لیتی ہیں وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن اور امن پسند جماعت ہے۔

میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ باہم گفتگو سے مسائل کو حل کیا جائے، اس بیت کے بارہ میں بھی اسی طریق کو اپنایا گیا تھا لیکن اس میں کامیابی نہ ہو سکی لیکن مجھے امید ہے کہ اس بیت کی تعمیر کے بعد لوگوں کو جماعت کے بارہ میں حقائق کا علم ہو جائے گا۔

ممبر پارلیمنٹ کی تقریر

ممبر پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں سب سے پہلے حضور انور کو اس جگہ خوش آمدید کہتا ہوں کہ ان کے بابرکت قدم یہاں پڑے، اسی طرح میں یہاں آنے والے تمام احباب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جب اس بیت کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ بیت جماعت احمدیہ بنا رہی

ہے۔ میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں کہ یہ بہت اچھی اور امن پسند جماعت ہے اور جبر کرنے کے حق میں نہیں بلکہ معاملات کو باہم گفتگو سے حل کرنے کی عادی ہے۔ جب مجھے علم ہوا کہ یہ بیت جماعت احمدیہ بنا رہی ہے تو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ اس قدر پُرامن جماعت کی بیت کے خلاف مظاہرہ ہو رہا ہے۔

جماعت سے تعارف کے سلسلہ میں ایم پی صاحب نے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن کے ان سے رابطہ کرنے اور اس کے بعد پھر جماعت سے مستقل رابطہ رہنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میں مختلف پروگراموں میں شمولیت کے لئے جماعتی مرکز میں آتا رہا ہوں۔ میں نے اور میرے دوستوں نے ہر مرحلہ پر جماعت کی بھرپور حمایت کی ہے۔ جماعت کے نوجوانوں کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں، غیر ملکی زبان نہایت عمدگی سے بول سکتے ہیں اور ملک کے تعمیری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ایم پی صاحب نے جماعت جرمنی کا بھی شکریہ ادا کیا کہ اس نے انہیں اس تقریب میں مدعو کیا ہے نیز کہا کہ میں ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کے تمام کام باحسن مکمل ہوں۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

”سب سے پہلے تو میں میئر اور ایم پی صاحب اور جو معزز مہمان آئے ہوئے ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس سنگ بنیاد کے فنکشن میں تشریف لائے اور وقت خرچ کیا۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ لوگ انسانیت سے محبت کرنے والے، مذہب سے بالا ہو کر انسان کا جو انسان سے رشتہ ہے، اس پر یقین رکھنے والے ہیں۔ ہماری جو (بیوت) بنائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے اور ان عبادت کرنے والوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے ساتھ بندوں کی محبت پیدا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ یہ پیغام ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، ہر احمدی اس پیغام کو لے کر ہمیشہ چلتا ہے اور دنیا تک پہنچاتا ہے۔ جب تک یہ پیغام آپ لوگ یاد رکھیں گے اور اس علاقہ میں، اس علاقہ کے لوگوں میں، اپنے دوستوں میں، اس جرمن قوم میں جو عموماً بڑے کھلے دل سے ہر قسم کے خیالات کو سننے والی اور برداشت کرنے والی ہے، ان تک پہنچائیں گے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو بتاتے رہیں کہ بیت کا مقصد کیا ہے؟ میں نے کچھ خطبہ میں بھی بیان کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرنے والے ہمیشہ انصاف پر قائم رہیں۔ ان لوگوں سے بھی انصاف کرنے کا حکم تھا۔ جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور صحابہ پر ظلم کئے اور پھر یہاں تک ظلم کی انتہا کر دی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن جب موقعہ آیا، مکہ فتح ہوا تو ان ظلموں کا جواب پیار اور محبت سے دیا گیا۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تمہیں جو عبادت سے روکنے والے تھے، مکہ میں جانے سے روکنے والے تھے ان سے بھی تم نے انصاف کا سلوک کرنا۔ تمہاری دشمنی ان کو عبادتوں سے نہ روکے، تمہارے پرانے ظلم اس فتح کے بعد تمہیں کہیں ظلم کرنے پر مجبور نہ کریں، کسی قسم کی زیادتی کرنے پر مجبور نہ کریں۔ اس لئے یاد رکھو کہ تمہارا کام ایک سچے اور پکے (احمدی) کا کام، جس کو آنحضرت ﷺ پر پورا ایمان ہے، جس کو...... پورا یقین ہے، اللہ تعالیٰ کی باتوں پر کامل ایمان ہے، اس میں ظلم کا تو سوال ہی نہیں برائی کا جواب بھی نیکی سے دینا ہے اور تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ اسی لئے آپ دیکھ لیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے دشمن کو معاف کر دیا جو ایک دنیادار کی نظر میں کبھی قابل معافی ہو ہی نہیں سکتا تھا اور نہ صرف معاف کر دیا بلکہ جب اس نے یہ کہا کہ اگر آپ مجھے اس شرط پر معاف کر رہے ہیں کہ میں آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں گا تو یہ غلط فہمی دل سے نکال دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تمہیں بالکل اس لئے معاف نہیں کر رہا، تم اپنے دین پر قائم رہ کے بھی یہاں رہ سکتے ہو، لیکن قانون کی پابندی کرنی ہوگی۔ تو اس چیز نے اس کے دل میں آنحضرت ﷺ اور اسلام کی ایسی محبت ڈالی کہ اس بات پر ایمان لے آیا۔

اس لئے یہ پیغام ہم نے یہاں بھی ہر ایک کو پہنچانا ہے کہ اگر ایک گروپ ہے جو باہر ہمارے خلاف نعرے لگا رہا ہے یا یہ خیال ہے کہ ہم (بیت) بنانے کے لئے اپنے آپ کو بڑا نرم دل اور پیار اور محبت کرنے والا اور امن پسند ظاہر کر رہے ہیں اور اس کے بعد پھر ہم اپنے گل کھلائیں گے تو یہ غلط فہمی دور ہو جائے۔ (بیت) بننے کے بعد ہمارے سے اور زیادہ پیار اور محبت کے چشمے پھوٹیں گے۔ یہ چیز ان لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں کہ جماعت احمدیہ سے بالکل بے فکر رہیں۔ اللہ کے فضل سے پہلے بھی جو جاننے والے ہیں ان کو پتہ ہے، اسی لئے تو وہ یہاں آئے ہیں، احمدی کے اس پیار اور محبت کے جذبہ کو وہ جانتے ہیں۔ لیکن جو نہیں جاننے والے، جو نعرے لگانے والے ہیں ان تک بھی جب یہ پیغام پہنچے گا اور جب وہ...... اور احمدیت کی صحیح تعلیم سمجھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ان حرکتوں پر خود شرمندہ ہوں گے۔ امیر صاحب نے تو کہا تھا کہ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ سمجھ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن مجھے امید ہی نہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سمجھ جائیں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے نمونے قائم کریں۔ جیسا کہ ایم پی صاحب نے بھی ابھی کہا...... یہ کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے، اس کی بھی بعض لوگوں نے یہاں غلط تشریح کی کہ یہ صرف دکھانے کے لئے تھا، اس کے بعد جب طاقت آ گئی تو (سختی کی گئی۔ لیکن) جیسا کہ میں مثال دے چکا ہوں جب طاقت آ گئی تب بھی جبر کا اظہار نہیں کیا گیا۔ جب مکہ فتح ہو گیا، جب عرب فتح ہو گیا تب بھی جبر کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ یہی کہا اور قرآن کریم نے بھی یہی حکم دیا کہ جو تمہارے پاس آئے اس کو (-) کا پیغام پہنچاؤ، اس کو سناؤ، مان جائے تو ٹھیک ہے۔ الحمدللہ، نہیں تو امن سے اس کو اس کے گھر پہنچا دو، اس کو چھیڑنا نہیں، اس پر زبردستی نہیں کرنی، اس پر سختی نہیں کرنی۔ تو یہ پیغام ہے (-) کا، قرآن کا اور ہمیشہ اسی پیغام کو ہم نے ہر ایک تک پہنچایا ہے۔ ہم تو اس مسیح کو بھی مانتے ہیں جس کو یہاں یورپ کی اکثریت ماننے والی ہے، جس نے اپنے ماننے والوں کے لئے امن کا پیغام پہنچایا اور اس سے بڑھ کر ہم اس مسیح موعود کو بھی ماننے والے ہیں جس نے اس محبت اور پیار کے پیغام کو مزید کھول کر، مزید نکھار کر ہمیں دنیا میں پہنچانے کے لئے تیار کیا۔ تو ایسے لوگوں سے جو صرف اور صرف محبت اور پیار کرنا جانتے ہوں، یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ کبھی ان سے نفرتوں کے سوتے بھی پھوٹیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم نفرتیں کرنے والوں سے بھی محبت کرتے ہیں، سختیاں کرنے والوں کو نرمی سے جواب دیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ کبھی ہم نے بدلے نہیں لئے، کبھی ہم نے قانون ہاتھ میں نہیں لیا بلکہ قانون اگر خود ہماری مدد کرنے کے لئے تیار ہوا ہے کہ ان کی سختیوں اور نفرتوں کا جواب دو تو ہم نے کہا ٹھیک ہے قانون لے لے۔ کبھی ہم نے قانون کے آگے بھیک مانگنے کے لئے ہاتھ نہیں پھیلائے کہ ہمارے لئے نفرتوں کے بدلے لے جائیں۔ پس ہم تو ہر صورت میں برداشت کرنے والے ہیں، کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور جیسا کہ میں نے کہا جب (بیت) انشاء اللہ بن جائے گی تو اس علاقہ کے لوگ خود دیکھیں گے کہ کس طرح پیار اور محبت پھیلانے والے، کس طرح اللہ تعالیٰ کی مزید محبت میں فنا ہونے والے اس (بیت) کے ذریعہ سے پیدا ہوں گے۔ یہاں جرمن قوموں میں سے ہمارے امیر صاحب ہیں، مصطفیٰ صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ بیٹھے ہیں، ایک سوئٹزرلینڈ سے طارق صاحب ہیں اور جرمن احمدی ہیں یہ سب جانتے ہیں اور یہ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ کیا جماعت احمدیہ نے ان کے دل میں محبتوں کو پیدا کیا، جو محبت کی چنگاری تھی اس کو مزید بھڑکایا یا نفرتوں کو پیدا کیا؟ تو یہ صرف ہماری باتیں ہی نہیں، ہماری تو عملی چیزیں ہیں جو ان لوگوں پہ ظاہر ہونی چاہئیں۔ ہمیں کسی ملک کی زمین سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں کسی ملک کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو پاک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس مخلوق کو پیدا کرنے والے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے دلوں کی تلاش ہے۔ پس یہ ہمارا نعرہ ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں، یہ ہمارا کام ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں اور انشاء اللہ اس کو سرانجام دیتے چلے جانا ہے۔ چاہے جتنی مرضی مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ اس (بیت) کی مخالفت کرنے والے تو یہ چند لوگ ہیں، ان کو بھی جب پتہ لگے گا (مجھے امید ہے ان میں کئی عقلمند ہوں گے) تو ان کو انشاء اللہ سمجھ آ جائے گی کہ جو ہم کر رہے تھے غلط تھا۔ لیکن ہمارا تو ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا ہے جو اتنے ڈھیٹ ہیں کہ آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود بھی بند رکھنا چاہتے ہیں، جو ظلم کر کے اس کا پیار سے جواب لے کر بھی اس سے بڑھ کر ظلم کرتے ہیں۔ تو یہ جو ہماری تاریخ ہے جب یہ تاریخ اس قوم کو بتائیں گے، ان لوگوں کو بتائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب مخالفتیں دھواں ہو جائیں گی۔

مجھے امید ہے جس طرح اس قوم نے اس شہر کے لوگوں نے جو پہلے دو تھے آپس میں ایک ہو کر دیوار برلن گرا کر متحد ہو گئے۔ اسی طرح جن لوگوں کے دلوں میں کسی وجہ سے ابھی مخالفت کی دیواریں کھڑی ہوئی ہیں ہمارے رویہ سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی گر جائیں گی اور صرف یہ برلن شہر نہیں، جرمنی نہیں بلکہ پوری دنیا امن، محبت اور آشتی اور صلح کا گہوارہ بن جائے گی اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں اور دنیا میں یہ کام پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے“۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علاقہ کے میئر کو شیلڈ اور قرآن کریم کا تحفہ دیا جبکہ سابقہ میئر، ایم پی اور بعض دیگر معززین کو قرآن کریم کے تحائف دیئے۔

اس سارے پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود سے عزم و استقلال اور جرأت و اطمینان کی پھوٹنے والی کرنیں آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں اور حضور انور کے چہرہ مبارک پر سکینت دمک رہی تھی۔ اس وقت تو آپ گویا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے اس شعر کی عملی تصویر بنے بیٹھے تھے۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

دوسری طرف N.D.P پارٹی کے جو چند مظاہرین آئے ہوئے تھے انہیں پولیس نے ایک معین جگہ تک محدود کر رکھا تھا۔ ضمناً یہ بھی ذکر کردوں کہ الٰہی جماعتوں کے مخالفین خواہ کسی بھی علاقہ یا قوم ہوں ایک جیسے ہی ہوتے ہیں، ان کا انداز اور طریقہ بھی ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ مخالفین بھی بیت کی تعمیر کے خلاف تقریریں اور کچھ نعرے Tape کر کے لائے ہوئے تھے، جو انہوں نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ وہاں سنوائے اور اپنے غصہ کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کی باتوں کا خلاصہ یہ تھا کہ اس علاقہ میں بیت بننے سے ہمارا کلچر خطرہ میں پڑ جائے گا۔ یہ لوگ سؤر نہیں کھاتے، شراب نہیں پیتے اور اپنی لڑکیوں کو آزادی سے شادی بیاہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ یہاں بیت بنا کر یہ لوگ ہمیں بھی انہی باتوں کی تلقین کریں گے اور ہماری

نسل انہیں اپنالے گی تو ہمارا کلچر متاثر ہوگا۔

ان لوگوں نے ہمارے پروگرام کے دوران جس طرح کچھ وقت کے لئے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ریکارڈڈ شور غوغا اور نعرہ بازی کی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پروگرام پر کوئی اثر نہ ڈال سکا اور سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ آنے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران ہی تمام مظاہرین وہاں سے تتر بتر ہوگئے۔

اس موقعہ پر خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک عجیب نظارہ بھی دکھایا کہ ان مظاہرین پر تو بارش خوب کھل کر برسی لیکن جب اس پروگرام میں شمولیت فرمانے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو بارش نے چھوٹی چھوٹی بوندوں کی صورت اختیار کر لی اور سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ آنے تک یہ بوندیں بھی تھم گئیں۔ صاف نظر آتا تھا کہ انسان اور انسان کی بنائی ہوئی سائنسی ایجادات سے لگائے جانے والے تمام موسمی اندازوں کو خدا تعالیٰ کی تقدیر نے الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کون ومکاں کے خالق نے اپنی کائنات کے ذرہ ذرہ کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ میرے اس محبوب کے مبارک قدم جس شہر اور جس قریہ میں پڑیں، وہاں کی سردی، گرمی، دھوپ، بارش، ہوا، بادل سب اسی کے پروگراموں کے تابع اور اسی کے مطیع وفرمانبردار ہو جایا کریں۔

پہلی اینٹ

بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے بیت کی بنیاد میں پہلی اینٹ نصب کرنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے اینٹ کو پکڑ کر الہامات "الیس اللہ" اور "مولیٰ بس" کی مبشر عبارات پر مشتمل سیدنا حضرت مسیح موعود کے بابرکت وجود سے ممسوح انگوٹھیوں کو کچھ دیر کے لئے اس اینٹ کے ساتھ مس کر کے دعائیں پڑھیں اور دعائیں پڑھتے ہوئے اس اینٹ کو بیت کی بنیاد میں نصب فرمایا۔ اس موقعہ پر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ نعروں کی بجائے دعا کا ورد کریں۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا نے اینٹ نصب کی اور پھر علی الترتیب درج ذیل احباب کو اس تاریخی موقع پر اینٹیں رکھنے کی سعادت عطا فرمائی۔

1۔مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی
2۔مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی
3۔مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری
4۔مکرم فاتح احمد صاحب ڈاہری نائب ایڈیشنل وکیل المال
5۔خاکسار ظہیر احمد خان مربی سلسلہ دفتر پی ایس لندن
6۔مکرم محمد سلیم افضل صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد جرمنی
7۔مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی
8۔مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
9۔مکرمہ سعیدہ گڈٹ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
10۔مکرمہ شائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے (جنہیں مشرقی جرمنی کے علاقہ سے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی)
11۔مکرمہ نعیمہ شاہین خان صاحبہ نائب صدر اول لجنہ اماء اللہ جرمنی
12۔مکرمہ اختر درانی صاحبہ نائب صدر دوم لجنہ اماء اللہ جرمنی
13۔مکرمہ غزالہ تنویر صاحبہ معاون صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
14۔مکرمہ مبشرہ الیاس صاحبہ آرکیٹیکٹ انجینئر
15۔مکرمہ رخسانہ احمد صاحبہ نیشنل سیکرٹری تحریکات لجنہ اماء اللہ جرمنی
16۔مکرمہ ناہیدہ حق صاحبہ نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جرمنی
17۔مکرمہ ریحانہ بشریٰ صاحبہ نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت ولجنہ اماء اللہ جرمنی
18۔مکرمہ امۃ المنان طاہر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی
19۔مکرم فرزان خان صاحب کارکن سو بیوت الذکر
20۔مکرم نعیم احمد شرما صاحب کارکن سو بیوت الذکر
21۔مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب ریجنل امیر و ریجنل مربی
22۔مکرم راشد احمد نواز صاحب ریجنل قائد
23۔مکرم محمد احمد صاحب ریجنل ناظم علاقہ
24۔مکرم آفاق احمد باجوہ صاحب صدر جماعت برلن
25۔مکرم آصف صادق صاحب قائد مجلس برلن
26۔مکرم مبارک احمد صاحب زعیم انصاراللہ برلن
27۔مکرمہ درشہوار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برلن
28۔مکرم مصطفیٰ باؤخ صاحب سیکرٹری جائیداد برلن
29۔عزیزم اختر ایاز احمد صاحب وقف نو
30۔عزیزہ عائشہ آفاق صاحبہ وقف نو

علاوہ ازیں علاقہ کے میئر صاحبان، ایم پی نیز بعض دیگر معززین شہر نے بھی اینٹیں رکھیں۔ آخر پر حضور انور نے پُرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے اپنے Compass سے بیت کا قبلہ چیک کیا اور اس بارہ میں متعلقہ افراد کو ہدایات سے نوازتے ہوئے قبلہ کے صحیح سمت پر ہونے کی نوید سنائی۔

میڈیا کوریج

اس سارے پروگرام کو جرمنی کے سرکاری اور غیر سرکاری ٹی وی چینلز، ریڈیو اور اخبارات کے متعدد نمائندگان نے ریکارڈ کیا جن میں ZFD، TV Birlin، Rundfunk، R.B.B. اور Neuesdeutsch Land ٹی وی چینلز جبکہ Bild Zeitung اور Birliner Morgen نامی اخبارات کے نمائندگان شامل تھے۔

بارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے نیز مارکی سے باہر تشریف لانے پر بچوں کو بھی چاکلیٹ سے نوازا۔

دوپہر کا کھانا ایک بجے پیش کیا گیا، جس میں تمام مہمانوں نے شرکت کی۔ احباب کے کھانے سے فارغ ہونے پر حضور انور نے ڈیڑھ بجے دوپہر اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے قافلہ جماعت جرمنی کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق ایک گائیڈڈ ٹور پر روانہ ہوا جو ٹوربس کے ذریعہ برلن شہر کی سیر پر مشتمل تھا۔ دو بجکر پانچ منٹ سے تین بجکر پینتیس منٹ تک اس بس پر شہر کا راؤنڈ لگایا گیا۔

برلن کا تعارف

برلن جو کہ اس وقت جرمنی کا دارالحکومت ہے، قریباً 800 سال پرانا شہر ہے۔ تاریخ میں 1237ء کے قریب برلن ایک محلّہ کے نام کے طور پر مذکور ہے جبکہ 1244ء میں برلن شہر کا باقاعدہ ذکر ملتا ہے۔ یہ شہر ہٹلر کے زمانہ میں نازی سلطنت کا دارالحکومت تھا، دوسری جنگ عظیم سے پہلے اس شہر کی آبادی چھ ملین کے قریب تھی جو جنگ کے بعد صرف ساڑھے تین ملین رہ گئی تھی۔ اس جنگ میں ہٹلر کی شکست فاش کے بعد جب جرمنی کو دو حصوں یعنی مشرقی اور مغربی جرمنی میں تقسیم کیا گیا تو برلن کے بھی دو حصے کر دیئے گئے اور مشرقی جرمنی کے ساتھ ساتھ مشرقی برلن کو بھی سوویت یونین کے تسلط میں دے دیا گیا نیز برلن کے دونوں حصوں کے درمیان 41.3 کلومیٹر لمبی اور 3.6 میٹر اونچی ایک دیوار کھڑی کر دی گئی، جو دیوار برلن کے نام سے معروف ہے۔ اس طرح مغربی برلن جس کی عنان حکومت مغربی جرمنی کے حصہ میں آئی، چاروں اطراف سے مشرقی جرمنی یعنی کیمونسٹ حکومتی علاقوں سے گھر گیا۔

مغربی جرمنی نے برلن کو تو اپنا دارالحکومت نہ بنایا لیکن مجبوراً برلن سے قریباً 598 کلومیٹر کی دوری پر بون شہر کو اپنا دارالحکومت بنا لیا، تاہم مغربی برلن میں اپنے دوسرے علاقوں سے بڑھ کر ترقیاتی کام کئے اور اس علاقہ کو نہایت خوبصورت اور اس کے لوگوں کو آسودہ حال بنا دیا۔ دوسری طرف روس کے باقی علاقوں کی طرح مشرقی جرمنی اور مشرقی برلن میں کیمونسٹ نظام حکومت رائج رہا۔ چونکہ مشرقی جرمنی کی اقتصادی حالت نہایت خستہ تھی اور اس کے لوگ قوت لایموت کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ مشرقی جرمنی کی کیمونسٹ حکومت نے اپنے لوگوں کو مغربی برلن کی آسودہ حال زندگی سے دور رکھنے کے لئے نہ صرف دیوار برلن کے قریب آنے سے منع رکھا بلکہ اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا۔ علاوہ ازیں مشرقی برلن کی کئی بلند عمارتوں کے مغربی برلن کی طرف کھلنے والے دروازے کھڑکیوں کو بھی بند کر دیا گیا۔

دنیا کی دوسری بڑی طاقت سوویت یونین کے دانا اور زیرک حکمران گورباچوف نے 1989ء میں اصلاحات کے عنوان کے تحت کیمونسٹ نظام حکومت کی ناکامی کو تسلیم کرتے ہوئے مشرقی جرمنی کو مغربی جرمنی کے حوالہ کرنے کا اعلان کر کے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور 10 نومبر 1989ء کو بروز جمعہ جب دیوار برلن کے گرائے جانے کا فیصلہ ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا کشف Friday The 10th ایک مرتبہ پھر پوری شان کے ساتھ پورا ہوا۔

اس فیصلہ کے مطابق دیوار برلن گرا دی گئی اور مشرقی ومغربی جرمنی کا الحاق عمل میں آیا۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے دل کھول کر اس مشرقی حصہ میں آباد لوگوں کی آسودہ حالی اور اس علاقہ کی حالت کو سدھارنے کے لئے کام شروع کئے۔ اس کے لئے مغربی جرمنی میں آباد ہر کمانے والے پر اپنی آمد کا 3.5 فیصد ٹیکس عائد کیا گیا جو ابھی تک جاری ہے۔ مشرقی حصہ میں آباد لوگوں کی کئی سال تک ٹیکس معاف کر دیئے، بڑی بڑی رقمیں اور ضروریات زندگی کے سامان مہیا کر کے ان کی حالت کو بدل دیا، پورے مشرقی حصہ میں نہایت عمدہ سڑکوں کا جال بچھا دیا اور یہ کام ابھی تک جاری ہیں۔ اس حصہ کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اس قدر ترقیاتی کاموں کے باوجود مشرقی اور مغربی حصوں میں واضح فرق دکھائی دیتا ہے۔ مشرقی حصہ میں تنگ تنگ فلیٹوں پر مشتمل بڑی بڑی اور بلند رہائشی عمارتیں نیز معطل شدہ اجتماعی ہیٹنگ سسٹم کے لئے جگہ جگہ اونچی چمنیاں اس دور کی یاد تازہ کراتی ہیں۔ ایک ایسی ہی معطل شدہ چمنی ہماری بیت سے ملحقہ پلاٹ میں بھی موجود ہے۔

برلن شہر کے ایک طرف انیسویں صدی کی سلطنت Prussia (پروشیا) کی نشانی ایک بلند دروازہ کی صورت میں موجود ہے جس پر پانچ گھوڑوں والی بگی پر ملکہ براجمان ہے۔

سیر کے بعد حضور انور Sorat ہوٹل میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد مینوسٹر شہر کی طرف روانگی کے لئے باہر تشریف لائے، حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور چار بجکر پچیس منٹ پر قافلہ یہاں سے روانہ ہوا۔

آٹوبان نمبر 111، 100، 115، 10، 9، 2 اور 1 پر سفر کرنے کے بعد قافلہ کی منزل مینوسٹر نامی شہر ہے۔ جگہ جگہ وسیع علاقہ پر پھیلے ونڈ ملز کے فیلڈز میں رات کے وقت جلتی بجھتی روشنیاں برسات میں بہت سے جگنوؤں کے چمکنے کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جگنو کے جسم سے نکلنے والی قدرتی روشنی

سبز رنگ بکھیر رہی ہوتی ہے جبکہ ونڈملز پر لگائی جانے والی روشنیاں سرخ رنگ کی ہیں۔

پونے سات سے سوا سات بجے تک Zweidorfer Holz نامی سروس پر نصف گھنٹے کا قیام کرنے کے بعد قافلہ دوبارہ اپنی منزل کی طرف عازم سفر ہوا۔ راستہ میں Hannover (ہنوور) نامی شہر کے قریب سے قافلہ کا گزر ہوا۔ اس شہر میں IT کے شعبہ میں یورپ بھر کی سب سے بڑی نمائش لگتی ہے۔ اس شہر میں ہماری دو جماعتیں قائم ہیں۔ جن کے لئے خداتعالیٰ کے فضل سے ایک بیت زیر تعمیر ہے۔ اس جگہ بھی جماعت کو مخالفت کا سامنا ہے۔

پانچ گھنٹے بیس منٹ میں 470 کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد پونے دس بجے رات قافلہ آٹوبان سے شہر کی داخلی سڑک پر اترا اور خداتعالیٰ کے فضل واحسان کی بدولت ٹھیک دس بجے میونسٹر کی بیت المومن میں قافلہ کی آمد ہوئی۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر ایک بچے نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جبکہ ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور کی اس شہر میں مبارک آمد کی خوشی میں مردوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے جبکہ بچوں اور بچیوں نے انی معک یا مسرور کے الہامی الفاظ اور اھلاً وسھلاً ومرحباً جیسے اشعار سے اپنے آقا کا پُرجوش استقبال کیا۔

رات دس بجکر دس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت اس پورے ریجن سے آئے ہوئے احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور بیت المومن سے ملحقہ مکرم مولانا محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ کے گھر میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور کی رہائش کا انتظام تھا۔

درخواست دعا

مکرم سیف علی شاہد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ میرپور خاص تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ کی انتڑیوں میں ٹیومر کا آپریشن کینیا میں ہوا تھا۔ اس کے بعد کراچی میں کیموتھراپی ہورہی تھی۔ کیموتھراپی مکمل ہونے کے بعد سی ٹی سکین کروایا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹروں نے سپلین (Spleen) میں ٹیومر کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کینسر کے اسپیشلسٹ اور سرجن نے فیصلہ کیا ہے کہ آپریشن کر کے سپلین کو نکال دیا جائے اور Colostomy بند کردی جائے اور بڑی آنت کو جوڑ دیا جائے گا۔ یہ آپریشن مورخہ 24 جنوری 2007ء کو لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے شفا عطا فرمائے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خودبخود حل ہوجاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچاسکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کرلیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جاسکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کرکے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

این ایم قادر صاحب صدر جماعت مینمار

مینمار کا 42واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ مینمار برما کا 42واں جلسہ سالانہ مورخہ 26 نومبر 2006ء بروز اتوار بخیر وخوبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ احباب دور دور سے شامل ہوئے۔ جلسہ کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔

دس بجے مرکزی نمائندہ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مرکزی نمائندہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت وبرکات بیان کیں۔ آپ کے خطاب کا برمی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ بعد ازاں نیشنل صدر اور دیگر معززین نے تقاریر کیں۔ اختتامی خطاب میں مرکزی نمائندہ نے انسانی پیدائش کی غرض اور عبادت کی اہمیت بیان کی اور نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ سہ پہر کو مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب کی زیر صدارت مجلس مشاورت کا بھی انعقاد ہوا۔ دو تجاویز پر بحث ہوئی اور دونوں تجاویز پر لائحہ عمل تیار ہوئے۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ اجلاس بھی بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر ایک بیعت بھی ہوئی۔ دعا ہے کہ یہ جلسہ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں مینمار جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22 دسمبر 2006ء)

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد صاحب نیلا گنبد لاہور کی اہلیہ محترمہ منصورہ ریحانہ صاحبہ کافی مہینوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری محمد صادق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور آپریشن کے بعد گھر آگئے ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد اکرم علی صاحب لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم گلزار شاہ صاحب لاہور معدہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:36

tdocs\im not found.

ھوالشافی

KAWAN HOMOEO CLINIC & SERVICES

LEADERS IN MODREN PRACTICE OF HOMOEOPATHY

کنسلٹنٹ ہومیو فزیشن اینڈ میڈیکل ایجوکیشنسٹ

ہومیوپیتھی کے جدید اور آزمودہ نسخہ جات کے ذریعہ تسلی بخش علاج کے لئے تشریف لائیں

ڈاکٹر عبدالقدیر قیوم کاواں M.B.B.S, D.C.P.S-H.P.E, P.G.D.N M.N.C.H, (USA) M.F-HOM (UK)

Malik Market Railway Road Rabwah Ph.047-6005444 | www.kawan.com.pk Cell.0333-3445634 | C-76/2 Comm. Area 'A' D.H.A Market Korangi Road Karachi Ph.021-6022219

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب نمائندہ مینیجر الفضل اشتہارات کے سلسلہ میں لاہور شہر کے دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کیلئے روزنامہ الفضل میں اشتہار دیں۔ اشتہارات کی بکنگ اور دیگر معلومات کیلئے ان سے بیت الحمد دہلی گیٹ یا موبائل نمبر 0333-4893957 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اکسیر بدن سیرپ

فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

فون آفس: 047-6215857 زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ

گجر پراپرٹی سنٹر

بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ

طالب دعا: شبیر احمد گجر

موبائل: 0300-7710731- 0345-7814216: 0301-7970410

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Mob: 0300-9491442 Mob:0300-4742974 TEL:042-6684032

طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد

دلہن جیولرز

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

$4\frac{1}{2}$ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

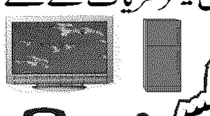

فریج - فریزر - واشنگ مشین

T.V - گیزر - ائیرکنڈیشنر

سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر

موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231680 7231681 7223204

طالب دعا: انعام اللہ

1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Email:uepak@hotmail.com

البشیر - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

شوروم چنیوٹ فون 047-6214510 ربوہ 049-4423173

فرحت علی جیولرز

اینڈ **زری ہاؤس**

یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

طالب دعا: ...

ماشاء اللہ گیزرز

بھاری چادر کے گیزر لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ سیل سروس اینڈ ایڈجسٹمنٹ

B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

فون: 042-5153706-0300-9477683

SUZUKI

Life in a New Age with

LIANA

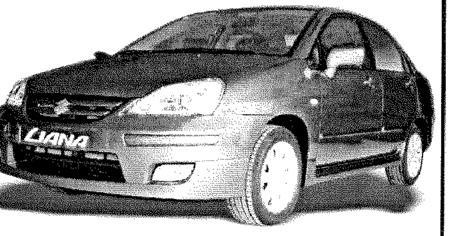

Booking Open

Car financing & leasing available

Sunday Open, Friday Closed

MINI MOTORS 5873197 5712119 5873384

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں

نعیم آپٹیکل سروس

ڈاکٹر نعیم احمد

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں

چوک کچہری بازار فیصل آباد 041-2642628 041-2613771

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

مکان برائے فروخت

ربوہ میں 30 فٹ سڑک پر سات مرلہ کا مکان 3 بیڈ ڈرائنگ روم، کیچن، باتھ، سٹور، کارپورچ

فوری رابطہ 0320-4648572-042-6304342

تبدیلی اوقات ربوہ آئی کلینک

● بروز جمعہ (معائنہ) شام 5:30 بجے تا 8:00 بجے ● بروز ہفتہ (آپریشن) صبح 9:00 بجے تا 1:00 بجے

● بروز ہفتہ (معائنہ) دوپہر 2:00 بجے تا 7:00 بجے ● بروز اتوار (معائنہ) صبح 9:00 بجے تا 1:00 بجے

دارالصدر غربی ربوہ فون نمبر: 0301-7972878

047-6215909-047-6211707

کار برائے فروخت

سلور کلر کی سوزوکی بلینو ایک ہاتھ

صرف 43000 کلومیٹر چلی ہوئی

برائے رابطہ ڈاکٹر مبارک احمد شریف

6213944-6214499-0321-7705199

Admissions Open

In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.

IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility

Education Concern®

Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770

829-C Fasial Town, Lahore . Pakistan

Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619

URL:www.educoncern.tk

Email:edu_concern@cyber.net.pk

اوقات معائنہ و آپریشن لاہور

● سوموار صبح 10 تا 1 بجے شام 6 تا 10 بجے ● منگل صبح 10 تا 1 بجے شام 6 تا 10 بجے

● بدھ صبح 10 تا 1 بجے شام 6 تا 10 بجے ● جمعرات صبح 10 تا 1 بجے شام 6 تا 10 بجے

جمعۃ المبارک صبح 10 تا 1 بجے تک

برائے رابطہ **نیشنل ہسپتال لاہور ڈیفنس سوسائٹی**

فون نمبر 042-5722728-042-5728760

042-5893362 Mob:0300-4209060

کنسلٹنٹ آئی سرجن

ڈاکٹر خالد تسلیم - ایف آر سی ایس

STUDY ABROAD

Study Visa for All Universities & Colleges of the World in your favourite Programs

LANGUAGES

IELTS, SPOKEN ENGLISH, GERMAN

Air Conditioned Rooms & Hostel Facility

Proceed Abroad Services

Suite#4, 2nd Floor, Omer Centre Akbar Chowk, Township-Lahore

Manshad Ahmad

Cell 0321-4015667 Tel 042-6113266

Info@paspk.com www.paspk.com

صدیق اینڈ سنز

اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔

علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔

اعتماد کا نام

سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ چونا ٹاؤن لاہور

پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں 0321-4454434

فون نمبرز: 042-7963207-7963531

CPL-29FD